www.novelsclubb.com
قسمتوں کا لکھا
از قلم رابعہ ملک
Follow us!
Insta:@novelsclubb
FB: Novelsclubb
YouTube:@readwithlaiba

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قسمتوں کا لکھا

از قلم

ربیعہ ملک

www.novelsclubb.com

قسمتوں کا لکھا

از

ربیعہ ملک

قسط نمبر#5

ماشاءاللہ بہت مبارک ہو آپ سب کو۔۔۔۔۔۔اریبہ بیگم نے سب کا منہ میٹھا کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔سمینہ بیگم،زاہد صاحب اور ایان اج وہاب اور انابیہ کی بات پکی کرنے جبار صاحب کی طرف ائے ہوئے تھے۔۔۔

تمہیں بھی مبارک ہو۔۔۔۔۔سمینہ بیگم نے اریبہ بیگم کو مٹھائی کھلاتے ہوئے کہا۔۔۔ہماری بیٹی کہاں ہے اُسے تو بلائے۔۔۔۔۔۔۔زاہد صاحب کے کہنے پر اریبہ بیگم نے ردا کو اشارہ کرتے ہوئے انابیہ کو لانے کا کہا تو وہ سر ہلاتی اُسے لینے چلی گئی۔۔۔۔۔

چلوانابیہ تمہارے سسرال والے تمہاراانتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ردا نے انابیہ کے گلے لگتے ہوئے کہا جسنے اج پرپل کلر کا فراک پہنا ہوا تھا۔ڈوپٹے کو سر پر سیٹ کیا ہوا تھا جبکہ میک اپ کے نام پر اُسنے صرف لیپ گلوس ہی لگوایا تھا۔۔۔۔اسکے چہرے پر کسی قسم کی خوشی کا کوئی شبہ تک نہ تھا۔۔۔۔ردا کے کہنے پر اُسنے اپنا سر اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

کیا بات ہے انابیہ کوئی پریشانی ہے؟؟؟؟ردا نے اُسے یوں بیٹھے دیکھ کر پوچھا۔تو انابیہ نے مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلا دیا۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں کوئی پریشانی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ کے کہنے پر ردا کو تسلی ہوئی تو وہ اُسے لیتی نیچے چل دی۔۔۔۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ ہماری انابیہ تو بُہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔۔سمینہ بیگم نے انابیہ کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اریبہ اگر تمہاری اجازت ہو تو میں رسم پوری کر دو۔۔۔۔۔ سمینہ بیگم نے اریبہ بیگم سے اجازت چاہی تو انہوں نے سعد کی جانب دیکھا۔۔۔۔

جی آنٹی ضرور۔۔۔۔۔۔۔ سعد کے کہنے پر ثمینہ بیگم نے انابیہ پر اپنا لایا ہوا سرخ دوپٹہ اوڑھ دیا۔۔ اور پھر اُسے وہاب کے نام کی انگوٹھی پہنا دی۔ اور اسکی نظر اُتارنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے بیٹا۔۔۔۔۔ زاہد صاحب نے انابیہ کے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

تم میری بھابھی بنو گی angel میں اتنا خوش ہوں میں کیا بتاؤ تمہیں۔۔۔۔۔ ایان انابیہ کے پاس بیٹھتے ہوئے خوشی سے بولا تو ثمینہ بیگم نے اسکے کان کھینچے۔۔۔۔

وہ بھابھی بنے والی ہے اب تمہاری ایسے بات کرو گے تم انابیہ سے۔۔۔۔۔۔ سمینہ بیگم کے کہنے پر ایان نے پہلے اپنے کان اُنسے آزاد کروائے اور پھر اُنھیں دیکھ کر دل کھول کر مسکرایا۔۔۔۔

مما یہ پہلے میری angel بنی تھی۔اور میں آپ سبکو پہلے ہی بتادوں میں تو اسے angel ہی کہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایان کے کہنے پر سب ہنس دیے۔۔۔۔۔

یہ کبھی نہیں سدھرے گا آنٹی۔۔۔۔سعد نے ہستے ہوئے ثمینہ بیگم سے کہا۔۔۔جبکہ انابیہ اپنے سر نیچے گرائے اپنی انگلیوں کو مسل رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ردا تم ایان اور انابیہ کو اپنی نیو پینٹنگ نہیں دکھاؤں گی جو

تمنے بنائی ہے۔۔۔۔۔سعد کے کہنے پر ایان نے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

سعد بھائی صاف صاف بولے بڑوں نے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ایان نے سعد کو دیکھتے ہوئے کہا تو اُسنے اپنے دانت اُسے دیکھا دیے۔۔۔۔

ردا ایان اور انابیہ کو لیتی وہاں سے چلی گئی تو سعد نے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔

آنٹی میں آ کچلی آپسے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔سعد کے کہنے پر ثمینہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

انابیہ چاہتی ہے کہ وہاب کو سب سچ بتائے ہم اُسے کسی بھی دھوکے میں نہ رکھے اور جہاں تک میں وہاب کو جانتا ہوں مُجھ بھی یہی ٹھیک لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔ سعد نے اپنی بات کرتے ہوئے اُنھیں دیکھا۔۔۔۔

سعد بیٹا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے وہاب سے یہی کہا ہے کہ انابیہ اپنے والد کے انتقال کے بعد یہاں رہ رہی ہے کیونکہ اسکی فیملی میں اور کوئی نہیں ہے۔۔ لیکن اس بات کو دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں جس میں انابیہ کی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔ سمینہ بیگم نے سعد سے کہا۔۔۔

لیکن آنٹی جب وہاب کو بعد میں پتہ چلے گا تو اُسکا کیا رویہ ہو گا یہ آپ جانتی ہے اُسے جھوٹ سے سخت نفرت ہے۔۔۔۔۔ سعد نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہم پوری کوشش کرے گے کہ وہاب اور ایان دونوں کو یہ بات پتہ نہ چلے لیکن اگر ایسا کچھ ہوتا بھی ہے تو تب انابیہ وہاب کی بیوی ہو گی وہاب اس پر یقین کرے گا سعد۔۔ بس انکا رشتہِ مضبوط ہونے دو۔۔۔۔۔ ثمینہ بیگم کے کہنے پر سعد نے اریبہ

بیگم کو دیکھا۔۔۔۔

آنٹی مجھے یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا۔ ہمیں اس رشتے کی

بنیاد جھوٹ سے شروع نہیں کرنی چاہیے۔۔۔۔ سعد نے اپنی بات کا اظہار کیا۔۔۔۔۔

بیٹا میں اس بات کا یقین دلاتا ہوں تمہیں کہ انابیہ اور وہاب کے رشتے پر اس بات کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔۔۔۔۔ زاہد صاحب نے سعد سے کہا وہ خود بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہتے تھے لیکن ثمینہ بیگم کی خوشی کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتے تھے۔۔۔۔۔

سعد وہاب اچھا لڑکا ہے بچپن سے جانتے ہو تم اُسے وہ جذبات میں آکر کوئی فیصلہ نہیں لیتا۔۔۔ اگر اُسنے اس رشتہِ کے لیے ہاں کہا ہے تو ہو سکتا ہے وہ انابیہ کو دل سے قبول کرنا چاہتا ہو۔ ہمیں پرانی باتیں نہیں دورانی چاہیے۔۔۔۔۔۔ جبار صاحب نے سعد کو سمجھاتے ہوئے کہا تو کو محض سر ہلا سکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھائی صاحب کب تک کی ڈیٹ رکھے شادی کی۔۔۔۔۔۔ سمینہ بیگم نے جبار صاحب سے پوچھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جب آپکو مناسب لگے بھابھی۔۔۔۔۔۔جبار صاحب نے اُنھیں۔ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میرے خیال سے اس مہینے کا آخری جمعہ کیسا رہے گا۔۔۔۔۔۔۔زاہد صاحب کے کہنے پر سب نے خوشی سے انکا فیصلہ قبول کیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مما اتنی بھی کیا جلدی تھی آپکو۔۔۔۔۔۔۔ایان نے وہاب کو مٹھائی کھلاتے ہوئے شادی کی تاریخ بتائی تو اُسنے ثمینہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

مُجھسے تو اتنا بھی انتظار نہیں ہو رہا۔بس جلدی سے یہ دن بھی گزر جائے اور میں

انابیہ کو تمہاری دلہن بنا کر یہاں لے

آئو۔۔۔۔۔سمینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ اُنکی خوشی دیکھتا رہ گیا۔۔۔

آئی ایم سوری مما میں نے آپکو بہت پریشان کیا تھا۔۔۔۔وہاب اُنکے گلے لگتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

سوری کی کوئی ضرورت نہیں ہے بیٹا تم نے ہاں کر کے مجھے بہت خوش کر دیا ہے۔۔بس انابیہ کا بہت خیال رکھنا وہاب۔اُسے وہ تمام خوشیاں دینا جو وہ دیسرو کرتی ہے۔۔۔سمینہ بیگم کے کہنے پر وہاب نے سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

بھائی میں آپکو ابھی سے بتا رہا ہوں میں angel کی سائڈ پر ہوں۔کیونکہ وہ بہت معصوم ہے اس لیے اگر آپ دونوں کی کوئی لڑائی ہوئی تو آپ کا ہی قصور ہو گا۔۔۔۔۔ایان نے وہاب کو کہا جسکی بات سن کر اُسنے ایان کو گھور کر دیکھا۔۔۔

مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ اُسنے پہلے سے ہی سب کے دلوں میں جگہ بنا لی ہے اور مجھے

باہر نکال دیا ہے۔۔۔۔۔۔وہاب نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ثمینہ بیگم ہنس دی۔۔۔۔۔۔

ہم اُسے اپنی بیٹی بنا کر لا رہے ہیں وہاب ظاہر ہے اب اسکی اہمیت زیادہ ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔زاہد صاحب نے وہاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

پاپا آپ بھی۔۔۔۔۔وہاب کے کہنے پر سب ہنس دیے۔

یہ تمہارا موبائل انابیہ۔۔۔مامی جان کے پاس تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔سعد نے انابیہ کو اُسکا موبائل دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

انابیہ بیٹا اس رشتے کو دل سے نبھانے کی پوری کوشش کرنا۔میں بُہت خوش ہوں اس رشتے پر۔۔۔۔۔۔سعد انابیہ کے سر پر ہاتھ رکھتا باہر چلا گیا۔۔۔۔

جبکہ انابیہ نے اپنے فون کا لوک اوپن کیا۔۔اُسے اپنے موبائل کا خیال ہے نہیں آیا تھا۔۔۔یہ شاید اُسے ضرورت ہی نہیں تھی۔۔۔

اُسنے گیلری اوپن کی تو recent پکچرز میں اسکی اور صائم کی تصویریں تھی جو اُسنے اپنی مہندی والے دن لی تھی۔۔۔۔

وہ اُنھیں دیکھتی اپنے آنسو بہانے لگی۔۔۔پھر اُسنے ایک ویڈیو پلے کر دی۔۔جس میں وہ اپنے مہندی والے کپڑوں میں کینفے میں بیٹھی تھی ساتھ ہی صائم بیٹھا ہوا تھا۔شاید یہ انابیہ کے برتھڈے والے دن کی ویڈیو تھی۔۔۔۔۔

یہ کیا کے رہی ہو انابیہ۔۔۔۔صائم نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آپ بھی کرے نہ ایسے اپنے دوسرے ہاتھ سے ہارٹ بنائے۔۔۔۔انابیہ نے اُسے کہا تو صائم نے ہستے ہوئے اپنے ہاتھ سے ہالف ہارٹ بنا کر انابیہ کے ہاتھ کے ساتھ جوڑ دیا تو وہ مکمل دل بن گیا۔۔۔۔۔

انابیہ کی آنکھوں کے سامنے منظر دھندلا ہوا تو اُسنے اَپنی آنکھیں صاف کی۔۔۔۔۔پرانی یادیں پھر سے تازہ ہو گئی۔۔۔۔

وہ اب اپنی اور صائم کی chat پڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مجھے کیوں یقین نہیں آرہا صائم آپ ایسا کر سکتے ہیں۔۔۔۔میرا دل بُہت درد کرتا ہے جب بھی میں آپکی باتوں کو یاد کرتی ہو۔۔۔میں بُہت تکلیف میں ہو صائم۔۔۔آپ کیسے میرے بنارہ سکتے ہیں۔۔۔۔۔مجھے کیوں نہیں جینا آرہا آپکے بغیر۔۔۔میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی لیکن میں ردا کو وہ تکلیف نہیں دینا چاہتی جو آپکی وجہ سے مجھے ملی ہے۔۔۔اپنے مجھے برباد کر دیا ہے صائم۔۔۔مُجھسے میرا سب کچھ چھین لیا اپنے۔۔۔لیکن میں پھر بھی آپسے نفرت نہیں کر پا رہی۔۔۔میں آپکو بھولنا چاہتی ہوں صائم۔۔۔۔پر کچھ بھی میرے بس میں نہیں

ہے۔سب کچھ تو اپنے ختم کر دیا صائم۔۔۔۔وہ اپنے فون کو سینے سے لگائے

ہچکیوں میں رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تم میرے اور ایان کے ساتھ شاپنگ پر چل رہے ہو وہاب۔۔۔۔۔۔ ثمینہ بیگم نے وہاب سے کہا۔۔۔

مما وہاں کیا کرو گا آپکو بہت ٹائم لگ جائے گا۔۔۔۔۔۔وہاب نے انکار کرتے ہوئے کہا لیکن ثمینہ بیگم کے اسرار پر اُسے اُنکے ساتھ جانا ہی پڑا۔۔۔۔۔

کہاں جانا ہے مما۔۔۔۔۔۔وہاب کے کہنے پر ثمینہ بیگم نے اُسے پہلے انابیہ کو پک کرنے کا کہا۔۔۔۔۔

لیکن اپنے مجھے اس بارے میں نہیں بتایا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُنسے کہا تو وہ ہنس دی۔۔۔۔

کیونکہ میں تمہیں جانتی ہو تم منع کر دیتے۔ تم ایک دفعہ بھی نہیں ملے اُسے کم سے کم شادی کی شاپنگ تو مل کر کر لو تم دونوں۔۔۔۔۔ سمینہ بیگم نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مما لیکن۔۔۔۔۔۔وہاب نے احتجاج کرتے ہوئے کہا لیکن ثمینہ بیگم نے اُسے پہلے ہی روک دیا۔۔۔

کوئی لیکن ویکن نہیں وہاب۔۔۔۔۔۔ ثمینہ بیگم کے کہنے پر وہ خاموش ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

لیکن پھوپو میرا بلکل دل نہیں ہے جانے کا۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے انکار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا ثمینہ تمہیں خود کے کر جانا چاہتی ہے شاپنگ پر ایسے منع کرنا اچھا نہیں لگے گا تم

ریڈی ہو جاؤ وہ انے والے ہی ہو گے۔۔۔۔۔اریبہ بیگم اُسے کہتی باہر چلی گئی۔۔تو انابیہ کو بھی

نہ چاہتے ہوئے تیرا ہونا پڑا۔۔۔۔۔

وہ پستہ کلر کی سعد شلوار قمیض پہنے دوپٹہ گلے میں ڈالے۔ بالوں کی ٹیل بنائے نیچے اُتری تو سامنے صوفے پر اُسے ثمینہ بیگم بیٹھی دکھائی دی اُنکے ساتھ ہی بیٹھا وہاب چاہے پی رہا تھا۔۔۔جب انابیہ نے اُنکے پاس اتے سلام کی تو اُسنے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔ہر دفعہ کی طرح اس بار بھی اُسکا دل انابیہ کو دیکھ کر زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔

ثمینہ بیگم نے انابیہ کو پیار دیتے اپنے پاس ہی بیٹھا لیا۔۔angel تم اپنے ہونے والے شوہر سے سلام نہیں کرو گی۔۔۔۔ایان نے اُسے تنگ کرتے ہوئے کہا تو وہاب نے اُسے آنکھیں دکھائی۔۔۔۔۔

سوری angel لگتا ہے تمہارے ہونے والے شوہر کو برا لگا میرا کچھ

کہنا۔۔۔۔ایان نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا جب سب قہقہہ لگا کر ہنس

دیے۔۔۔۔انابیہ نے ثمینہ بیگم کے پاس بیٹھے ہوئے وہاب کو سلام کیا جو اُسکا

جواب دیتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔۔

مما چلے ؟؟؟؟ وہاب کے کہنے پر ثمینہ بیگم انابیہ کو لیتی اسکے پیچھے چل

دی۔۔۔۔۔۔۔

میں پیچھے بیٹھو گا مما angel کے ساتھ۔۔۔۔ایان نے آگے بڑھتے ہوئے انابیہ

کے لیے دروازہ کھولا اور خود بھی اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔جبکہ وہاب اُسے کن

انکھیوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔جو کہیں سے بھی 25 سالہ مرد نہیں لگ رہا تھا بلکہ ایک

1817 سال کا لڑکا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہاب ڈرائیو نگ کر رہا تھا جب اُسے پیچھے سے ایان کی مسلسل آواز سنائی دے رہی

تھی اُسنے بیک ویو مرر سے پیچھے دیکھا تو انابیہ شاید ایان کی کسی بات پر مسکرا رہی

تھی۔۔۔نہ جانے اس لڑکی میں کیسی کشش ہے جو مجھے اس کی طرف کھینچتی ہے۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے سوچا

اور دوبارہ سامنے دیکھتا اپنی ڈرائیونگ میں مصروف ہو گیا جبکہ گاڑی میں ابھی بھی ایان کی آواز گھونج رہی تھی۔

صائم ابھی تک اٹھا نہیں کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔مریم بیگم نے دانین سے کہا جو اُنھیں چائے دے رہی تھی۔۔۔۔۔

آنٹی وہ سو رہے ہیں شاید اُنکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔۔دانین نے اُنھیں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

تم جاؤ اُسے دیکھو جا کر اگر زیادہ طبیعت خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ۔۔۔۔۔۔مریم بیگم کے کہنے پر وہ سر ہلاتی کمرے کی جانب چل دی۔۔۔۔۔۔

صائم۔۔۔۔۔۔دانین نے لائٹ آن کرتے ہوئی اُسے آواز دی۔۔۔۔۔

یار انابیہ مجھے سونے دو میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔لائٹ آف کردو۔۔۔۔۔۔صائم نے آنکھیں کھولے بغیر کہا۔۔۔۔جبکہ دانین انابیہ کا نام سن کر وہی رک گئی۔۔۔۔پھر اسکی طبیعت کا سوچتے اسکے پاس ائی۔اور اسکے ماتھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

صائم آپکو تو بخار ہے بُہت تیز۔۔۔۔۔۔دانین نے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

انابیہ میں نے کہا۔۔۔۔۔۔۔صائم اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُٹھنے لگا جب دانین کو دیکھ کر چونکا۔۔۔۔۔۔

صائم میں ہوں دانین۔۔۔۔۔۔دانین نے اپنا ہاتھ اُسے آزاد کرواتے ہوئے

کہا۔۔۔۔۔۔

وہ مم۔۔۔میں۔۔۔۔صائم نے اٹھتے ہوئے بہانہ بنانا چاہا لیکن جیسے اسکے الفاظ ہی ختم ہو گئے تھے۔۔۔۔

آپکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ڈاکٹر کے پاس چلے میرے ساتھ۔۔۔۔دانین نے اسکے لیے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے بس میرے سر میں درد ہو رہا ہے تم میرے لیے چائے بنادو اور کوئی پین کلر دے دو۔۔۔۔۔صائم کے کہنے پر وہ باہر کی جانب چل دی۔۔۔۔جبکہ صائم پیچھے بیٹھا اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں گرا گیا۔اور اسکے ذہن میں پرانے منظر لہرانے لگے۔۔۔

"آپکے سر میں درد ہو رہا ہے لائے میں دبا دو فوراً آرام آجائے گا آپکو۔۔۔"انابیہ اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

رہنے دو تم تمہاری ٹرٹر سے میرے سر میں زیادہ درد ہو گا۔۔۔۔صائم اپنا سر مسلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

اب ایسی تو کوئی بات نہیں ہے صائم میں کہاں اتنا بولتی ہوں۔۔۔بس تھوڑی سی باتیں ہی تو کرتی ہوں۔۔۔۔آپ سب نہ مجھے بُہت ہلکے میں لے رہے ہیں جبکہ میں بُہت اچھی اور پیاری ہوں اور میں کسی کو بلکل بھی تنگ نہیں کرتی صائم بس میں جو کام کرتی ہوں وہ ناجانے کیوں خراب ہو جاتا ہے۔۔اب وہ کام خود ہی خراب ہوتا ہے میں تو بس اُسے دل سے کرتی ہوں اب آپ خود ہی بتائے اس میں میری کیا غلطی ہے۔۔۔۔انابیہ اب صائم کا سر دباتے ہوئے non stop بولی جا رہی تھی جبکہ صائم بس ہستے ہوئے اسکی باتیں سنی جا رہا تھا۔۔۔

اچانک منظر دھندلا گیا وہ اب اپنے بیڈ پر بیٹھا تھا اپنا سر ہاتھوں میں گرائے۔اسکی آنکھوں میں آنسو بھی چمک رہے تھے۔اُسنے سائڈ ٹیبل پر پڑا موبائل پکڑا اور گیلری میں سے اپنی اور انابیہ کی تصویر نکال کر اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔وہ شاید اس

دن کی تصویر تھی جب صائم نے انابیہ کو پرپوز کیا تھا۔۔۔۔وہ دونوں ساتھ کھڑے مسکرا رہے تھے۔۔۔۔۔

تم کیوں میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہی انابیہ۔۔۔۔میں تمسے

محبت نہیں کرتا۔۔۔پھر کیوں تم بار بار میری سوچوں میں آجاتی ہوں۔۔۔۔میں نے تم سے بلکل سچ کہا تھا مجھے تمہارے آنسوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔لیکن نہ جانے کیوں مجھے تمہاری وہ آنسوں سے بھری آنکھیں سونے نہیں دیتی انابیہ۔۔۔۔صائم نے کہتے ہوئے اپنا سر بیڈ سے ٹکا لیا اور اپنی آنکھیں موندلی۔

یہ کیسا ہے angel؟؟؟؟؟وہ سب مال میں ایک بوتیک میں کپڑے دیکھ رہے

تھے جب ایان نے ایک ڈریس انابیہ کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

بُہت اچھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مما یہ بھی ڈریس ڈن کر دے پھر۔۔۔angel کو جو بھی پسند آئے فوراً لے

لے۔۔۔۔۔۔۔۔ایان نے مسکراتے ہوئے کہا اُسے اپنی angel سے کچھ زیادہ

ہی محبت ہو گئی تھی۔۔ جبکہ پاس کھڑا وہاب بس انکو شاپنگ کرتا ہوا دیکھ رہا

تھا۔۔۔۔۔

نہیں اس سب کی ضرورت نہیں ہے پلز ایان میں لینے کے لیے تو نہیں کہا

تھا۔۔۔۔۔۔انابیہ نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بیٹا ایان ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تم ہمارے لیے بُہت خاص بن گئی ہوں۔اور یہ سب تو

تمھارا حق ہے اب۔۔۔۔۔۔سمینہ بیگم نے اُسے پیار سے کہا۔۔انابیہ کو اُنکی اتنی

محبت دیکھ کر آسیہ بیگم کی یاد ائی جو اپنی بیٹی کو بھول ہی چکی تھی غلطی سے بھی اسکی

خیریت درافت نہیں کی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہاب تمھیں کوئی ڈریس پسند آیا انابیہ کے لیے۔۔۔۔ سمینہ بیگم نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا جو ایک ڈریس نکالے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مما آپ تو جانتی ہے مجھے نہیں کوئی آئیڈیا شاپنگ کا آپکو جو اچھا لگے لے لے انابیہ کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُنھیں دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اج پہلے دفعہ وہاب نے انابیہ کا نام لیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن کوئی ایک ڈریس آپ بھی پسند کر لے نہ angel کے لیے۔۔۔۔۔ایان کے کہنا پر ثمینہ بیگم نے بھی اُسے اسرار کیا جبکہ انابیہ یوں ہی کھڑی تھی جیسے وہ اس گفتگو کا حصہ ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

وہاب نے یہاں وہاں نظر گھما کر دیکھا تو سامنے ایک زنک کلر کا شورٹ فراک لگا ہوا تھا اسکے اوپر موتیوں کا کافی کام کیا ہوا تھا۔اور اسکے ساتھ کیپری تھی۔۔۔۔

وہاب نے اس ڈریس کی جانب اشارہ کیا تو پاس کھڑی سیلز لڑکی نے وہ ڈریس لاتے

ہوئے اُنکے سامنے رکھ دیا۔۔۔۔

یہ اچھا لگا ہے مجھے مما۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے ثمینہ بیگم سے کہتے انابیہ کو دیکھا جو اُنکے پاس ہی کھڑی تھی۔۔۔وہ بُہت کم بول رہی تھی جبکہ ایان کے مطابق وہ بلکل ایان کی کاپی تھی لیکن شاید اس وقت کوئی اور لڑکی ہوتی تو وہ بھی ایسے ہی behave کرتی۔۔۔۔

یہ ڈریس پسند آیا آپکو۔۔۔۔۔وہاب نے ڈائریکٹ انابیہ سے پوچھا تو اُسنے سر اُٹھا کر اُسے دیکھا جو اُسی پر اپنی گرے آنکھیں جمائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنا سر ہلانے میں ہی اکتفا کیا۔۔۔

یہ بھی پیک کر دے۔۔۔۔۔وہاب نے سلیسگرل سے کہا اور بل پے کرتا ثمینہ بیگم کے پیچھے چل دیا جو انابیہ اور ایان کے ساتھ پہلے ہی باہر نکل چکی تھی۔۔۔

سارا دن شپنگ کرنے کے بعد اب وہ سب ریسٹورانٹ پر بیٹھے زاہد صاحب کا انتظار کر رہے تھے جو اپنے ڈرائیور کے ساتھ

یہاں آ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

انابیہ بیٹا ویسے کا ڈریس پسند آیا تمہیں۔۔۔ ثمینہ بیگم نے انابیہ سے ڈریس کا پوچھا جس کا اج وہ آرڈر دے کرائے تھے۔۔۔۔۔

جی آنٹی سب بُہت اچھا ہے۔۔۔۔۔۔انابیہ نے مسکراتے ہوئے اُنھیں کہا۔۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔۔۔۔زاہد صاحب نے اتے ہوئے سبکو سلام کی۔۔۔۔

کیسی ہے ہماری بیٹی ؟؟؟ کیسی رہی آپکی شاپنگ ؟؟؟؟زاہد صاحب نے انابیہ سے پوچھا۔۔۔۔

انکل میں ٹھیک ہوں۔۔اور شاپنگ بھی اچھی رہی۔۔۔۔۔انابیہ نے مسکراتے ہوئے اُنھیں جواب دیا۔۔۔وہاب اب ویٹر کو کھانے کا آرڈر دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کھانا کھاتے ہوئے وہ سب انابیہ سے کوئی نہ کوئی بات کر لیتے تھے جسکا جواب وہ

مسکراتے ہوئے دے رہی تھی۔۔۔۔ جبکہ وہاب اُن سب کو اتنا خوش دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔ وہ سچ کہہ رہا تھا اس لڑکی میں سب کے دلوں میں پہلے ہی جگہ بنا لی۔۔۔ پھر سامنے بیٹی انابیہ کو دیکھا جو کھانا کھاتے ہوئے ایان سے کچھ کہہ رہی تھی شائد کالج کا کوئی واقعی سنا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

میں پڑھائی میں اتنی اچھی نہیں تھی مجھے کتابیں کھولتے ہی نیند آجاتی تھی۔۔۔۔انابیہ کے کہنے پر ایان ہنس دیا۔۔۔

پھر تو تم واقعی میرے جیسی ہو angel۔۔۔۔۔۔۔ایان نے اُسے ہستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

وہاب بیٹا میں اور ایان تمہارے پاپا کے ساتھ چلے جائیں گے تم انابیہ کو گھر ڈراپ کر ائو۔۔۔۔۔ کھانے سے فارغ ہو کر وہ سب

باہر نکلے تو ثمینہ بیگم نے وہاب سے کہا۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جی مما۔۔۔۔۔۔وہاب نے کوئی بحث کیے بغیر حامی بھر لی جبکہ انابیہ کافی کنفیوز ہو رہی تھی اسکے ساتھ جانے سے لیکن وہ منع بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔سب سے ملنے کے بعد وہ وہاب کے ساتھ چل دی۔۔۔۔۔۔

وہاب نے اسکے لیے فرنٹ دوڑ اوپن کیا تو وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

گاڑی اپنے سفر پر گامزن تھی۔۔۔۔۔وہاب نے ساتھ بیٹھی لڑکی پر نظر دوڑائی جو کھڑکی سے باہر دوڑتے ہوئے مناظر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

انابیہ۔۔۔۔۔وہاب کے بلانے پر انابیہ نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

مجھے ایک ضروری بات کرنی ہے تمسے۔۔۔۔وہ انابیہ سے formaly بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

میں کچھ کلیئر کرنا چاہتا ہوں۔میں شادی نہیں کرنا چاہتا تھا انابیہ۔۔۔تم یہ مت سمجھنا کہ میری زندگی میں کوئی لڑکی تھی۔۔۔۔ایسا نہیں ہے میں کسی سے بھی شادی نہیں کرنا چاہتا تھا شاید میں یہ رشتہِ نبھانے کے لیے ابھی تیار نہیں تھا۔لیکن

مما کی خوشی کے لیے میں اس رشتے کے لیے مان گیا ہوں۔مجھے غلط مت سمجھنا میں بس ساری باتیں کلیئر کرنا چاہتا ہوں۔ مما پاپا ایان سب بُہت پسند کرتے ہیں تمھیں انابیہ۔۔۔میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا کہ تمھارے ساتھ کوئی نہ انصافی نہ ہو لیکن میں تم سے یہی کہوں گا کہ مجھے تھوڑا وقت چاہیے ہو گا اس رشتے کو نبھانے کے لیے۔اگر ہو سکے تو گھر میں یہ بات کسی کو نہ پتہ چلے۔۔ لیکن اگر تمھیں کوئی اعتراض ہے تو تم مجھے یا سعد کو بتا سکتی ہو۔۔۔آئی

ام سوری میری کسی بھی بات سے تمہارا دل دکھا ہو تو۔۔۔۔۔وہاب نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اسکی جانب دیکھا جو سر نیچے گرائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

انابیہ ان سب کی محبت دیکھ کر صبح سے یہی سوچ رہی تھی کہ آخر مجھ جیسی لڑکی سے وہاب شادی کیوں کر رہے ہیں اب اُسے سب واضع سمجھ آرہا تھا۔۔کہ وہ صرف

اپنی ماں کی خوشی کے لیے اُسے شادی کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

انابیہ۔۔۔۔وہاب نے اُسے خاموش دیکھ کر دوبارہ بلایا۔۔۔۔

انابیہ نے اُسے دیکھا جو اُسے دیکھتا پھر سامنے کی طرف دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔۔۔میں بھی تو یہ شادی نہ چاہتے ہوئے ہی کر رہی ہوں۔انابیہ نے سوچتے ہوئے پھر سے نظریں جھکالی۔اسکے سامنے ردا کا ہنستے ہوا چہرہ لہرایا۔۔۔۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔۔۔انابیہ کے کہنے پر وہ اُسے دیکھنے لگا۔لیکن کہا کچھ نہیں گاڑی میں پہلے جیسی خاموشی پھیل گئی۔۔۔کچھ دیر بعد وہ شاپنگ bags ہاتھوں میں پکڑے انابیہ کے ساتھ گھر داخل ہوا تو سعد اور حیات گارڈن میں بیٹھے چائے پی رہے ہیں۔۔۔۔۔سلام دعا کے بعد سعد نے اُسے تھوڑی دیر رکنے کا کہا جبکہ وہ تھکاوٹ کا کہتا واپس چلا گیا اور انابیہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

واؤ انابیہ کتنی زیادہ شاپنگ کروائی ہے وہاب بھائی نے تمہیں۔۔۔ردا خوش ہوتے اُسے کہہ رہی تھی جو فریش ہونے کا کہتی واشروم میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔وہ شیشے کے

سامنے کھڑی اپنے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔وہ یہ شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔وہ صرف آنٹی کی خوشی کے لیے یہ سب کر رہے ہیں۔۔۔۔تو کیا میں سعد بھائی کے لیے ردا کے لیے یہ سب نہیں کر سکتی۔۔مجھے ان سب کے سامنے خوش رہنا ہے۔۔۔۔۔وہ شیشے

میں دیکھتی اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔

وہاب آفس سے نکلتا اپنی گاڑی کی طرف جا رہا تھا جب ایان نے پیچھے سے اُسے آواز دی تو وہ رک گیا۔۔۔۔۔

بھائی مجھے بھی اپنے ساتھ لے جائے۔میری گاڑی سروس کے لیے گئی ہے اور پاپا

www.novelsclubb.com

ایک میٹنگ اٹینڈ کر رہے ہیں۔۔۔۔ایان کے کہنے پر وہاب نے گھڑی پر ٹائم دیکھا۔۔۔

میں گھر نہیں جا رہا۔مجھے کہیں اور جانا ہے اس لیے خاموشی سے اندر جا کر پاپا کا ویٹ کر و یا ٹیکسی سے چلے جاؤ۔۔۔۔۔وہاب نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

بھائی کہا جا رہے ہیں آپ؟؟؟؟ایان کے پوچھنے پر وہاب خاموش رہا۔اور گاڑی کو آگے بڑھاتا وہاں سے چلا گیا پیچھے ایان کلس کر رہ گیا۔۔۔۔

!!!!!!Mr Hitller

ایان کہتا دوبارہ اندر چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

وہاب ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد ایک محلے میں گاڑی روکتا باہر نکلا۔گاڑی آگے نہیں جا سکتی تھی شاید گلی چھوٹی تھی۔۔۔وہ چلتا ہوا ایک دروازے کے سامنے رکا اور دروازہ ناک کیا اسنے ہاتھ میں شاپرز پکڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

دروازہ کھلا تو سامنے ایک ادھیڑ عمر کی خاتون کھڑی تھی سادہ سا سوٹ زیب تن کیے

انہوں نے آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگایا ہوا تھا۔۔وہاب کو دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔

السلام و علیکم آنٹی کیسی ہے آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے مسکراتے ہوئے سر

آگے کیا تو اُنھیں نے اُسے پیار دیتے اندر انے کا کہا۔۔۔۔

اس دفعہ بُہت دنوں بعد چکر لگا ہے تمہارا بیٹا۔گھر پر سب

ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔۔۔ نگین بیگم نے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔یہ گھر صرف دو

کمروں پر مشتمل تھا۔۔گھر کی حالت بھی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔وہاب چار

پائی پر بیٹھتے ہوئے اُنھیں دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔۔

جی آنٹی سب ٹھیک ہے آپکی دعا سے۔میں بس کام میں مصروف تھا اس لیے نہیں

آسکا۔انکل کیسے ہے کب تک ائے گے گھر۔۔۔۔وہاب نے اُنسے کہا چہرے پر ابھی

بھی مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا وہ تو بس انے والے ہی ہو گے۔۔۔۔۔ نگین بیگم نے اُسے کہا جب احمد صاحب

اندر اتے دکھائی دیے۔وہاب کو دیکھ وہ بُہت خوش ہوئے تھے۔۔۔۔وہ وہاب کے پاس بیٹھتے حال احوال پوچھنے لگے جبکہ نگین بیگم کھانے کہ انتظام کرنے لگی۔۔۔۔

کھانے سے فارغ ہوتے وہ سب چائے پی رہے تھے جب وہاب نے کورٹ میں سے ایک کارڈ نکالتے نگین بیگم کو پکڑا دیا۔۔۔۔۔

یہ کیا ہے بیٹا۔۔۔۔۔اُنھیں نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔۔

انکل آنٹی یہ میری شادی کا کارڈ ہے آپ دونوں نے ضرور انا ہے۔۔۔۔۔وہاب کے کہنے پر کو بُہت خوش ہوئے۔۔

واقعی وہاب تم شادی کر رہے ہو۔ہمیں بُہت خوشی ہوئی یہ سن کر ہمیشہ خوش رہو بیٹا۔۔۔نگین بیگم نے خوش ہوتے ہوئے اسکے سر پر پیار دیا جبکہ اُنکی آنکھیں آنسو سے بھر گئی۔۔۔

اگر اج زین ہوتا تو وہ بھی بہت خوش ہوتا وہاب۔تم نے ہمیں بُہت بڑی خوشخبری دی ہے بیٹا۔۔۔ہم اپنے بیٹے کی شادی میں بھلا کیسے نہیں ائے گے۔۔۔۔۔۔۔وہ نم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آنکھوں سے اسکے چہرے کو دیکھتی ہوئی کہہ رہی تھی جو انہیں زین کی طرح ہی عزیز تھا۔۔۔

آنٹی آپ ایسے رو تو نہیں۔۔۔وہاب نے اُنکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور انہیں اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔۔

کون ہے وہ جسے ہمارے بیٹے نے پسند کیا ہے۔۔۔۔۔۔احمد صاحب کے پوچھنے پر وہاب کے ذہن میں وہی چہرہ لہرایا۔وہ مسکرا دیا جیسے وہ چہرہ اب اُسے پریشان نہیں کرتا تھا بلکہ ایک سکون ملتا تھا اُسکا سوچ کر۔۔۔۔۔

میں نے پسند نہیں کیا بلکہ مما نے کیا ہے اور آپکو پتہ ہے وہ پورے گھر کی favorite ہو گئی ہے۔ایان تو اُسے angel کہتے نہیں تھکتا۔مما پاپا بھی اُسے بُہت پسند کرتے ہیں۔۔۔۔۔وہاب ہنستے ہوئے اُنھیں بتا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تم پسند نہیں کرتے اُسے ؟؟؟تم خوش ہو وہاب ؟؟؟ نگین بیگم نے اسکی آنکھوں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔۔

سب خوش ہے آنٹی۔اور میں سب کی خوشی میں خوش ہوں۔میں نے مما کو بہت پریشان کیا ہے لیکن میرے فیصلے سے وہ کافی مطمئن ہے۔۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُنھیں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا نام ہے اُسکا۔۔۔۔۔۔۔

انابیہ۔۔۔۔۔نگین بیگم کے پوچھنے پر وہاب نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

وہاب مجھے میرے بیٹے کی کوئی شکایت نہیں ملنی چاہیے۔۔۔اس بچی کے ساتھ کوئی ناانصافی مت کرنا۔۔۔جو کچھ بھی زین کے ساتھ ہوا تھا وہ بھول جاؤ بیٹا۔میں اُسے نہیں ملی لیکن میں جانتی ہوں جس کے لیے میرے وہاب نے ہاں کی ہے وہ کوئی عام لڑکی تو نہیں ہو گی۔۔۔۔۔نگین بیگم کے کہنے پر اُسنے سر ہلا دیا۔۔۔۔

اب میں نکلتا ہوں آنٹی۔۔۔۔۔وہاب نے اٹھتے ہوئے اُنسے اجازت

www.novelsclubb.com

طلب کی۔۔۔۔۔

بیٹا ان سب کی ضرورت نہیں ہوتی تم پہلے ہی بُہت کچھ لے ائے ہو۔۔۔۔وہاب اُنھیں چیک دے رہا تھا جب احمد صاحب نے سامنے پڑے شوپرز کو دیکھتے ہوئے کہا جن میں فروٹس اور راشن تھا۔۔۔۔۔۔

انکل آپ مجھے بیٹا کہتے ہے اور شرمندہ بھی کر رہے ہیں۔آنٹی بیمار رہی ہے پچھلے دنوں اور اپنے مجھے اطلاع تک نہیں دی۔کیا میں آپکا بیٹا نہیں۔۔۔۔۔وہاب کے کہنے پر انہوں نے نفی میں سر ہلاتے اُسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔۔۔

جب سے زین گیا ہے تمہارے علاوہ ہمارا ہے ہی کون۔۔۔۔۔احمد صاحب نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

انکل آپکو جب بھی میری ضرورت ہو مجھے فوراً بلا لیا کرے۔کل میں خود ائو گا اور آنٹی کو ہسپتال لے کر جاؤ گا۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُنسے کہا۔۔۔

اس کی ضرورت نہیں ہے بیٹا میں لے جاؤ گا تمہیں بھی سو کام ہو گے۔تم پریشان

مت ہونا۔۔۔۔۔۔۔احمد صاحب کی بات پر وہ سر ہلاتا باہر کی جانب چل دیا۔۔

صائم کیسی طبیعت ہے اب تمہاری میں نے منع بھی کیا تھا کہ اج آفس مت جانا۔۔۔۔۔۔مریم بیگم نے اُسے اندر اتے دیکھ کر کہا۔۔۔

ماما میں ٹھیک ہوں بلکل آپ پریشان مت ہو۔۔۔۔۔وہ ماں کے گلے لگتے ہوئے بولا جب دانین نے اسکے سامنے ٹرے لائی جس میں پانی کا گلاس رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

تھینک یو۔۔میں فریش ہو جاؤ تب تک آپ دونوں ریڈی ہو جائے اج باہر سے ڈنر کرے گے۔۔۔۔۔۔صائم کہتا اوپر کی جانب چل دیا۔۔۔

مامی جان یہ انابیہ کی شادی کا کارڈ ہے۔۔۔اُسے خوشی ہو گی اگر آپ اۓ گی تو۔۔۔۔۔سعد نے آسیہ بیگم کو کارڈ دیتے ہوئی کہا۔حنان بھی اُنکے پاس ہی بیٹھا تھا۔۔۔۔

سعد تم جانتے ہو ہمارا اُسے کوئی تعلق نہیں ہے سو بہتر یہی ہے کہ اُسکا ذکر مت کیا کرو۔۔۔۔۔حنان کی بے رکھی سے کہنے پر سعد نے اُسے دیکھا۔۔۔

حنان اسکی کوئی غلطی نہیں ہے جس دن تمہیں ي پتہ چل گیا تم بُہت پچتاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔سعد کے کہنے پر حنان نے اُسے دیکھا۔۔

اسکی وجہ سے میرے پاپا چلے گئے ہے سعد میں اُسے کبھی معاف نہیں کرو گا۔۔۔۔۔حنان کہتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔

سعد بیٹا اُسے بھائی بن کر رخصت کرنا۔اللہ اُسے خوش رکھے۔لیکن میں نہیں آسکتی۔۔۔۔۔آسیہ بیگم نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مامی جان اسکی کوئی غلطی نہیں ایک دفعہ تو اُسے مل لے وہ آپسے مِلنے کے لیے ترس رہی ہے۔وہ کسی سے بات نہیں کرتی لیکن اُسے آپکی ضرورت ہے شاید وہ یہ شادی بھی نہیں کرنا چاہتی لیکن حنان اور ردا کی وجہ سے یہ سب کر رہی ہے۔۔۔۔وہاب اچھا لڑکا ہے میں اس لیے مطمئن ہوں۔لیکن آپ ایک دفعہ اُسے مل کر پیار تو دے سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔سعد کے کہنے پر آسیہ بیگم خاموش رہی جیسے اُنکے پاس کوئی الفاظ ہی نہیں تھے۔۔۔۔۔

سعد بھائی یہ انابیہ آپی کو دے دینا آپ حنان بھائی کو نے پتہ چلے۔۔۔۔۔ہانیہ نے ایک لیٹر اسکی جانب کرتے ہوئے کہا۔۔۔تو وہ سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

مجھے آپکی خاموشی نے آپکا جواب بتا دیا ہے مامی جان۔آپ فکر نہیں کرے وہ یہ

www.novelsclubb.com

تکلیف بھی برداشت کر لے گی۔۔۔سعد کہتا باہر کی جانب چل دیا۔

بھابھی ہم انابیہ کی شادی کے رہے ہیں۔میں گھر اس لیے نہیں آئی کیوں کہ میں صائم کے سامنے انابیہ کا ذکر نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔۔اریبہ بیگم نے فون پر مریم بیگم سے بات کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تم نے اچھا کیا اریبہ انابیہ کا رشتہ کر کے لیکن میں نہیں آسکتی صائم کو اس بات کا علم نہ ہی ہو تو بہتر ہے۔وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ گیا ہے اریبہ۔۔۔۔تم مجھے اس وقت خود غرض سمجھ رہی ہو گی لیکن میں صائم کی وجہ سے بُہت پریشان ہوں وہ بُہت ڈسٹرب ہے۔اس لیے میں اُسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی۔انابیہ کو میری طرف سے پیار دینا۔۔۔مریم بیگم نے کہتے ہوئی فون بند کر دیا۔۔۔۔

کیا ہوا ممی۔۔۔سعد جو ابھی گھر آیا تھا اُنکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا جو کافی پریشان لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مریم بھابھی نے انے سے انکار کے دیا ہے۔۔۔۔۔اُنکے بتانے پر سعد نے ایک لمبی سانس لی۔۔۔

اُنسے کیسا گلہ ممی جب انابیہ کی اپنی ماں نے انے سے منع کر دیا ہے۔۔۔سعد کے کہنے پر انہوں نے shock سے اُسے دیکھا۔۔۔

آسیہ بھابھی کتنی سخت دل بن گئی ہے وہ تو ایک ماں ہے وہ اسکے ساتھ ایسا کیوں کر رہی ہے۔۔۔۔۔اریبہ بیگم نے افسوس سے کہا جبکہ سعد پیچھے کھڑی انابیہ کو دیکھ رہا تھا جو لمبے لمبے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

انابیہ۔۔۔سعد اسکی جانب لپکا۔وہ اُسے لیتا اسکے کمرے میں چلا گیا اور اُسکا پمپ اُسے دیا۔جو اُسنے فوراًاستعمال کیا۔۔۔

تم کیوں پریشان ہو رہی ہو انابیہ۔ ہم سب ہے نہ تمہارے ساتھ۔اور اب تو تم کسی کی بھی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔۔۔صرف اپنا اور وہاب کا سوچو باقی کسی کے بارے میں مت سوچوں۔۔۔۔سعد اُسے سمجھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔جو سر نیچے جھکائے اپنے آنسوں بہا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

بھائی مجھے ماما کی بہت یاد آتی ہے۔میں اُنسے ایک بار ملنا چاہتی ہوں بس پھر ضد نہیں کروگی۔۔۔۔۔وہ سعد کے ساتھ لگی اب ہچکیوں میں کہہ رہی تھی وہ اُسے دُکھ سے دیکھتا رہا اسکے بس میں ہوتا تو وہ کل ہی انابیہ کو آسیہ بیگم سے ملوا دیتا لیکن جب وہ خود ہی اپنی بیٹی سے ملنا نہیں چاہتی تھی تو سعد کیا کرتا۔۔۔سعد کو اچانک ہانیہ کا دیا لیٹر یاد آیا تو اُسنے پاکٹ سے وہ نکالتے ہوئے انابیہ کو دیا۔۔۔۔

یہ ہانیہ نے دیا تھا تمہارے لیے۔۔۔وہ اُسے دیتا باہر چلا گیا جبکہ انابیہ جلدی سے کھولتی وہ پڑھنے لگی۔۔۔۔

انابیہ آپی میں آپکو بہت یاد کرتی ہوں۔میں آپسے ملنا چاہتی ہوں لیکن حنان بھائی

بُہت غصّہ کرتے ہیں اس بات پر انہوں نے مُجھسے میرا فون بھی لے لیا ہے۔بھائی بُہت بدل گئے ہے وہ اب پہلے سے بھی زیادہ غصّہ کرتے ہیں۔مجھے کہیں باہر بھی نہیں جانے دیتے۔آپ ماما کی فکر مت کرنا میں انکا خیال رکھ رہی ہوں۔آپ اپنا خیال رکھنا اور مجھے معاف کر دینا آپی میں آپکے لیے کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔۔

انابیہ ہاتھوں میں وہ خط لیے رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو ہانیہ میری وجہ سے تمھیں یہ سب کچھ

برداشت کرنا پڑھ رہا ہے۔۔۔۔وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

بابا۔۔۔۔انابیہ بیڈ پر لیتی یاسر صاحب کو یاد کرتی اپنے آنسو بہانے لگی۔

لیکن انکل اگر آنٹی کی زیادہ طبیعت خراب ہے تو میں آجاؤ۔۔۔۔وہاب نے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا میں دیکھ رہا ہوں تمہاری اج برات ہے۔ تم فکر مت کرو۔۔۔۔ہماری طرف سے معذرت۔۔۔۔۔احمد صاحب نے وہاب سے کہا۔۔۔۔۔

انکل کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ آنٹی کا خیال رکھے اور میری ضرورت ہو تو فوراً فون کریے گا۔۔۔۔۔وہاب نے کہتے فون بند کر دیا اور تیار ہونے کے لیے چلا گیا۔

اج انابیہ اور وہاب کی برات تھی۔ کچھ دیر پہلے ہی نکاح ہوا تھا اور انابیہ یاسر سے انابیہ وہاب ملک بن گئی تھی۔۔۔۔ہر طرف مبارکباد کا شور تھا۔۔۔۔وہ وائٹ شیروانی پہنے سر پر کلہ سجائے اسٹیج پر بیٹھا سامنے دیکھ رہا تھا جہاں سے انابیہ سعد کے

ساتھ چلتی ہوئی اسکے پاس ہی آرہی تھی۔۔۔انابیہ نے اج بلڈ ریڈ کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔۔ڈوپٹے کو سلیقے سے سیٹ کیے برائیڈل لوک میں وہ بُہت خوبصورت لگ رہی تھی بس اسکے چہرے پر وہ مسکراہٹ نہیں تھی جو صائم کی دلہن بنتے وقت اُسنے چہرے پر سجائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

بھائی اٹھ کر angel کا ہاتھ پکڑے اور اُسے اپنے ساتھ لے کر ائے۔۔۔۔۔ایان نے وہاب کے پاس جھکتے ہوئے کہا جو بنا پلکیں جھپکے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔اُسنے اج سے پہلے کبھی اتنی حسین لڑکی نہیں دیکھی تھی یا شاید اُسے انابیہ سے پہلے

www.novelsclubb.com

کبھی کوئی لڑکی اتنی حسین لگی ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔وہ ایان کے کہنے پر اٹھتا اسکے پاس جا کر رکا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھا لیا۔۔۔۔سعد نے اُسکا ہاتھ وہاب کے ہاتھ پر رکھا تو نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھ سے آنسو بہ گیا۔۔۔۔۔نکاح کے وقت بھی وہ کتنا روئی تھی۔۔۔سعد نے اُسے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا گویا اُسے رونے سے

منع کیا۔۔۔

وہاب اُسے لیتا اسٹیج پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔وہاب کا قد انابیہ سے کافی لمبا تھا۔وہ اسکے سینے تک اتی تھی۔اج اُسنے ہائی ہیل پہنی ہوئی تھی تبھی وہ وہاب کے کندھے تک پہنچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

واؤangelتم تو بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ایان اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔وہ واقعی بہت پیاری لگ رہی تھی اسکے ہاتھوں پر لگی وہاب کے نام کی مہندی کا رنگ بھی بہت گہرا آیا تھا۔۔۔سب وہاں اُن دونوں کو بیٹھا دیکھ یہ فیصلہ نہ کر پائیں رہے تھے کہ لڑکی زیادہ پیاری ہے یہ دولہا میاں۔۔۔لیکن ان دونوں کی جوڑی دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ان دونوں نے ایک دوسرے کو مکمل کر دیا ہو۔۔۔۔کچھ دیر بعد رخصتی کا شور اٹھا تو انابیہ کی آنکھیں دوبارہ سے بھیگنے لگی۔۔۔سعد اُسے قرآن کے سائے میں گاڑی تک لیے کر آیا وہ سب سے مل کر سعد کی جانب ائی تو اُسے یاسر صاحب کی بہت یاد ائی۔۔۔۔۔سعد

بھائی۔۔۔انابیہ نے سعد کو بلایا تو اُسنے اَپنی آنسوں سے بھری آنکھیں اٹھا کر انابیہ کو دیکھا وہ کتنی عزیز تھی سعد کو۔۔۔۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا بیٹا چاہے کچھ بھی ہو جائے کتنا ہی مشکل وقت کیوں نہ ہو تمہارا اسعد بھائی ہمیشہ تمہارے ساتھ

ہو گا۔۔کوئی بھی پریشانی ہو میرے پاس انے سے بلکل مت جھیجھکنا۔۔اللہ تمہارے نصیب بہت اچھے کرے انابیہ۔۔۔۔۔

انابیہ اسکے گلے لگے رونے لگی جب سعد نے اپنے آنسو صاف کرتے اُسے پیار دیتے ہوئے کہا اور گاڑی میں بیٹھا دیا۔۔۔۔۔

انابیہ مجھے بہت عزیز ہے وہاب اُسکا خیال رکھنا۔۔۔۔۔۔۔۔سعد نے وہاب کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ اسکے گلے ملتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی جب اُسے دروازہ کھلنے کی آواز ائی۔اُسنے سر اٹھا کر دیکھا تو وہاب شیروانی اُتار کر صوفے پر رکھ رہا تھا۔۔وہ کافی تھکا تھکا لگا رہا تھا۔۔اب وہ سادہ سفید شلوار قمیض میں تھا۔۔چلتا ہوا اسکے پاس آیا اور اسکے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔انابیہ کی نظریں اب جھکی ہوئی تھی شاید وہ بُہت نروس ہو رہی تھی۔۔۔

انابیہ۔۔۔میں تم سے ساری بات پہلے ہی کلیئر کر چکا ہوں۔میں جانتا ہوں ہو سکتا ہے تمھیں میری باتوں سے دُکھ بھی پہنچا ہوں۔۔۔لیکن تم اب اس گھر کی بہو ہوں۔۔۔تمہارے نام کے ساتھ اب ملک خاندان کا نام جڑ گیا ہے۔۔۔اس لیے میں یہی چاہتا ہوں کہ تم دل سے اس ذمے داری کو نبھاؤ۔۔میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروگا کہ تمھیں میرے کسی بھی رویے سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔۔۔۔وہاب نے انابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر سائڈ ٹیبل کے دراز سے ایک جیولری باکس نکال کر اسکے سامنے کیا۔۔۔۔

یہ تمہارا منہ دکھائی کا تحفہ۔ مما نے مجھے تمہیں دینے کے لیے کہا تھا۔۔اگر تم اسے کل پہنو گی تو مما کو بہت اچھا لگے گا۔۔۔۔۔

وہاب نے اس کو باکس دیتے ہوئے کہا۔۔وہ گولڈ سیٹ تھا۔۔جبکہ انابیہ صرف سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

تم چینج کر لو کافی تھک گئی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔وہاب کے کہنے پر وہ سر ہلاتی واشروم میں گھس گئی۔۔۔۔۔تھوڑی دیر بعد وہ فریش سی سیمپل سے ڈریس میں باہر نکلی۔۔وہاب نے اُسے باہر نکلتے دیکھا تو خود بھی فریش ہونے چلے گیا۔۔۔۔جب وہ فریش ہو کر آیا تو انابیہ بیڈ کی بائیں جانب سر تک کمبل لیے سو چکی تھی شاید وہ بُہت زیادہ تھک گئی تھی۔وہاب لائٹ آف کرتا خود بھی سونے کے لیے لیٹ گیا۔

صبح اسکی آنکھ کھلی تو پردوں کے پیچھے سے ہلکی سے روشنی آرہی تھی۔۔۔انابیہ نے نظر گھما کر دیکھا تو وہ لاپرواہ سا اسکی دائیں جانب سو رہا تھا۔۔۔۔انابیہ نے اٹھ کر گھڑی پر نظر دوڑائی تو 11 بجنے والے تھے۔۔۔۔

اوہ اج تو کافی دیر سوتی رہی میں۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے کہا۔۔۔اج کتنے دنوں بعد اُسے اتنی گہری نیند ائی تھی۔۔۔۔۔وہ سوچ رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئے جسکی وجہ سے وہاب کی نیند میں بھی خلل پیدا ہوا۔۔۔انابیہ نے دروازہ کھولا تو پاکیزہ ایک ڈریس لیے اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

انابیہ بی بی بیگم صاحبہ نے آپکے لیے یہ سوٹ بجھوایا ہے اور کہا ہے کہ آپ دونوں ریڈی ہو کر نیچے آجائے آپکے بھائی ناشتہ لے کرانے والے

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔پاکیزہ کے کہنے پر وہ سر ہلاتی ڈریس لے کر اندر چلی گئی۔جب

اسکی نظر وہاب پر پڑی۔۔۔۔۔۔

گڈ مارننگ۔۔۔۔وہاب نے بیڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے اُسے کہا۔۔۔

گڈ مارننگ۔۔۔انابیہ نے کہتے ڈریس سائڈ پر رکھا۔۔۔۔۔

آنٹی نے کہا ہے کہ ریڈی ہو کر نیچے آجائے وہ ہمارا انتظار کر رہے

ہیں۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے وہاب سے کہا۔۔۔۔۔۔

ہمم تم ریڈی ہو جاؤ پھر ساتھ نیچے چلتے ہے۔۔۔۔۔وہاب اُسے کہتا فون میں

مصروف ہو گیا۔۔۔۔۔۔

انابیہ اب ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی وہاب کا دیا ہوا سیٹ پہن رہی تھی۔اُسنے

لونگ مہرون قمیض کے ساتھ پلازو پہن رکھا تھا۔۔۔جس پر کافی کام ہوا

تھا۔۔۔بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا ڈوپٹے کو کندھے پر ڈالے وہ نیکلس پھن رہی

تھی۔۔جب وہاب اسکے پیچھے آ کر کھڑا ہوا اور برش لے کر اپنے بال سیٹ کرنے لگا۔۔۔اُسنے بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اچھی لگ رہی ہوں۔۔۔وہاب نے انابیہ کو دیکھتے ہوئے بے اختیار کہا۔۔۔جبکہ انابیہ نے اپنی ڈارک براؤن آنکھیں اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔اج وہ پہلی دفعہ وہاب کو اتنے غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ کافی لمبا تھا اس لیے انابیہ اپنا سر اٹھائے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔اسکی آنکھیں گرے تھی انابیہ نے پہلے کبھی نوٹ نہیں کیا۔۔۔اسکے چہرے پر سب سے زیادہ کیا خوبصورت تھا اسکی اٹھی ہوئی مغرور ناک یا پھر اسکے چہرے پر سج ہلکی داڑھی وہ فیصلہ نہ کر پائیں۔۔۔۔۔

چلیں؟؟؟؟وہاب نے اُسے ایسے کھڑے دیکھا تو وہ فوراً نظر جھکا گئی اور سر ہلاتی اسکے پیچھے چل دی۔۔

\-----------------

السلام و علیکم !!!!! وہاب اور انابیہ نے اتے ہوئے سب کو سلام کی سعد اور حیات بھی شاید ابھی ائے تھے۔۔۔

واعلیکم اسلام !!!!! ماشاءاللہ۔۔۔۔۔۔اُن سب نے بے اختیار اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو ایک ساتھ بُہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

کیسی ہے میری بہن ؟؟؟؟ سعد نے انابیہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں بھائی۔۔۔انابیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

سعد اور حیات ناشتہ کر کے واپس جا چکے تھے۔۔۔جبکہ ایان جا کر انابیہ کو پارلر ڈراپ کر آیا تھا۔ لیکن اُسے پک کرنے وہاب آیا تھا۔۔۔وہ گاڑی سے ٹیک لگائے انابیہ کا انتظار کر رہا تھا جب وہ سامنے سے دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکلی۔۔۔۔اُسنے اج سفید لونگ گاؤن پھن رکھا تھا۔۔۔ہاتھوں میں پھولوں کا

گلدستہ پکڑے۔۔۔ ہلکے میک اپ کے ساتھ صرف ڈائمنڈ کا باریک نیکلس اور

ڈائمنڈ کے ہی ایر نگز پہنے ہوئے تھے۔۔۔ایان کے کہنے پر ویلیمے پر ویسٹرن لک

رکھی گئی تھی۔۔۔۔وہاب نے رائل بلیو کلر کا ڈریس سوٹ پہنا ہوا تھا جبکہ اس

وقت وہ صرف بلیو ویسٹ اور بلیو بو ٹائی پہنے کھڑا تھا کوٹ اُسنے بازو میں ڈالا ہوا

تھا۔۔۔۔۔۔وہ انابیہ کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ اسکے پاس آ گئی۔۔۔۔۔

وہاب۔۔۔انابیہ نے اُسے کچھ بولتے ہوئے نہ دیکھا تو خود ہی اُسے بلا

لیا۔۔۔۔وہاب نے چونک کر اُسے دیکھا جو بلکل اسکے پاس کھڑی تھی لیکن

اُسے احساس ہی نہ ہوا کہ وہ کب اسکے پاس آ گئی۔۔۔اُسنے آگے بڑھتے ہوئے

اسکے لیے دروازہ کھولا اور اسکی گاؤن کو گاڑی میں ایڈجسٹ کرتا خود ڈرائیو نگ

سیٹ سنبھال گیا۔۔۔۔۔

\-----------------------

یہ شہر کا بُہت ہی خوبصورت ساویڈنگ ہال تھا۔ جیسے سفید پھولوں سے نہایت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔اس

وقت ہال کی تمام لائٹس آف تھی صرف اسپاٹ لائٹ اُن دونوں پر تھی جو ایک دوسرے کے ساتھ ڈری آئس فوگ میں سے راستہ بناتے اسٹیج کی طرف آ رہے تھے۔۔۔۔۔وہ دونوں اج تو جیسے کل سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔ ولیمے کے فنکشن کے بعد وہاب اور انابیہ سعد لوگوں کے ساتھ چل دیئے۔۔۔ جبکہ باقی سب مہمانوں نے بھی اپنے اپنے گھر کی راہ لی۔۔

\---

\------------------

ماشاءاللہ سب خیر و عافیت سے ہو گیا اللہ کا بہت شکر ہے۔۔۔اریبہ بیگم نے انابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو اُنکے پاس بیٹھی چائے پی رہی تھی۔۔۔انابیہ کی آنکھ جلدی ہی کھل گئی تھی۔۔۔وہاب کو سوتا دیکھ وہ خود نیچے اریبہ بیگم کے پاس آگئی تھی۔۔۔۔۔

میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں انابیہ۔۔۔۔۔اریبہ بیگم اُسے واقعی خوش لگی تھی۔۔۔شائد وہ سب وہاب کو بہت پسند کرتے تھے۔۔۔۔انابیہ اُنھیں دیکھتے ہوئی مسکرا دی۔۔۔ تبھی ردا اُنکے پاس آکر بیٹھی۔۔۔

سعد بھائی کہہ رہے ہیں کہ تمہارے سسرال والے اج رات کو ہی تمہیں لینے آرہے ہے۔۔۔۔یہ کیا بات ہوئی بھلا ایک دن تو رک جاتے۔۔۔۔۔ردا نے منہ بناتے ہوئی کہا تو انابیہ ہنس دی۔۔۔۔۔۔

بیٹا اب تو یہ پرائی ہو گئی ہے۔ہم سے زیادہ اپنے سسرال والوں کو عزیز ہے۔۔۔۔۔۔اریبہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ویسے انابیہ تمہیں منہ دکھائی میں کیا دیا وہاب بھائی نے۔۔۔۔۔۔ردا کے پوچھنے پر اسکی مسکراہٹ ایک دم ہی غائب ہوئی۔۔۔ لیکن اگلے ہی پل سنبھلتی ہوئی وہ ردا کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

گولڈ سیٹ دیا تھا انہوں نے۔۔۔۔۔۔انابیہ کے کہنے پر وہ ردا اسکے گلے لگ گئی۔۔۔۔

واؤ انابیہ مطلب کہ وہاب بھائی کو تم اتنی اچھی لگی ہو۔۔۔۔ردا خوش ہوتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ اسکی ذہن میں وہاب کی باتیں گردش کرنے لگی۔۔۔اُسنے نفی میں سر ہلاتے اپنے ذہن کو جھٹکا۔۔۔اور اٹھتی اپنے کمرے میں چل دی جہاں وہاب پہلے سے ہی ریڈی کھڑا تھا۔۔۔۔۔

میں ناشتہ لگا دو آپکے لیے۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو اُسنے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

نہیں مجھے ابھی بھوک نہیں ہے سعد کہا ہے۔۔۔۔وہاب پوچھنے پر انابیہ نے اُسے بتایا کہ سعد بھائی تو نیچے لاؤنج میں ہے تو وہ سر ہلاتا نیچے چل دیا۔

ثمینہ ایک دن بھی نہیں رکنے دیا تم نے بچوں کو یہاں۔۔۔۔اریبہ بیگم نے اُنسے خفا ہوتے ہوئے کہا جو اُنکے ساتھ بیٹھی تھی۔ابھی ابھی کھانے کا دور ختم ہوا تھا اور اب وہ بس جانے کی تیاری میں ہی تھے۔۔۔۔

ہم نے اتنا ٹائم پتہ نہیں کیسے گزرا ہے آنٹی۔۔۔۔ایان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن بھائی میں نے آپکو بلکل مس نہیں کیا آپ چاہے تو اپنے سسرال رہ سکتے ہیں مجھے صرف اپنی angel چاہیے۔۔۔۔۔ایان نے وہاب کو زچ کرتے ہوئے کہا تو سب ہنس دیے۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جبکہ وہاب نے اُسے گھوری سے نوازا جسکا ایان نے بلکل کوئی اثر نہیں

لیا۔۔۔۔۔انابیہ بھی ثمینہ بیگم کے پاس بیٹھی ایان کی بات پر مسکرا دی اُسنے اج

وہی فراک پہنا ہوا تھا جو وہاب نے اسکے لیے پسند کیا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب

وہاب اور

انابیہ کو لیتے ملک ہاؤس کی طرف چل دیئے۔۔

----

www.novelsclubb.com

وہاب تم اج ہی کام پر جا رہے ہو کم سے کم ایک ہفتے کی تو چھٹی کر

لیتے۔۔۔۔۔وہاب کو آفس کے لیے تیار دیکھ کر ثمینہ بیگم نے کہا۔۔۔ جبکہ باقی

سب بھی وہی بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔۔ایان اور زاہد صاحب بھی آفس جانے

کے لیے تیار تھے۔۔۔۔

مما بہت کام پینٹنگ پر ہے جانا ضروری ہے۔۔۔۔۔وہاب نے اُنھیں دیکھتے ہوئے

کہا۔۔۔۔۔

ایسا بھی کیا ضروری کام ہے بھائی۔۔۔۔۔۔ایان نے منہ بصورتے ہوئے

کہا۔۔۔۔وہاب کی وجہ سے اُسے بھی جانا پڑھ رہا تھا۔۔۔۔

تم تو بلکل کوئی چھٹی نہیں کروگے اب۔ نہیں تو تمہاری پاکٹ منی بند

بلکل۔۔۔۔۔۔وہاب کے کہنے پر ایان نے کینہ توڑ نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

آپکی شادی ہوگئی ہے اب ایسی بچوں والی باتیں اب آپکو سوٹ نہیں کرتی

بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایان ہی کیا جو کسی کا اُدھار رکھ لے۔۔۔۔۔

تم بچوں والی حرکتیں کر سکتے ہو میں بچوں والی باتیں بھی نہیں کر

سکتا۔۔۔۔۔وہاب کے کہنے پر وہ مسکرا دیا۔۔۔۔

تو بھائی میں ابھی بچا ہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ایان نے اُسے اپنی بتسي دکھاتے ہوئے

کہا جبکہ انابیہ اسکی بات پر دل کھول کر مسکرائی۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے اج ایسے ہستے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔

وہاب انابیہ کو کہیں لے کر نہیں جاؤگے تم گھومنے کے لیے۔۔۔۔۔سمینہ بیگم کے کہنے پر اُسنے انابیہ کو دیکھا جواب کھانے میں مصروف تھی۔وہاب نے نوٹ کیا وہ بُہت کم کھانا کھاتی تھی۔۔۔۔۔

مما ابھی ایک ڈیڑھ ماہ تک تو بلکل بھی لیکن اسکے بعد آپ جہاں کہے گی میں انابیہ کو لے جاؤگا ائیpromise۔۔۔وہاب نے اُنھیں دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلا گئی جبکہ وہ ایان کو لیتا آفس کے لیے نکل گیا۔۔۔۔۔

ثمینہ بیگم اب انابیہ کو سارا گھر دیکھا رہی تھی۔۔۔۔

انابیہ ہم سب نے اس دن کا بُہت انتظار کیا ہے۔تم یہ مت سمجھنا کہ میں تمھیں بہو بنا کر لائی ہوں بلکہ میں تو تمہیں بلکل اپنی بیٹی سمجھتی ہوں۔۔۔تم نے اس گھر میں

آ کر ہمارے لیے بیٹی کی کمی پوری کرنے دی ہے۔۔۔انہوں نے انابیہ کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ کتنی محبّت کتنی ممتا تھی اُنکے لہجے میں۔۔۔انابیہ بے اختیار اُنکے گلے لگی رونے لگی۔۔۔۔۔

کیا ہوا بیٹا۔۔۔۔۔وہ اُسے یوں اچانک روتا دیکھ گھبرا گئی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا آنٹی وہ بس یونہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انابیہ اُن سے الگ ہوتی اپنا سر نفی میں ہلانے لگی۔۔۔۔۔۔تو وہ سمجھ گئی کہ انابیہ کو اپنی ماں کی یاد آرہی ہو گی۔۔۔وہ اُسے پیار دیتی اسکے آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔۔

میں نے ابھی کہا ہی کہ تم میری بہو نہیں بیٹی ہو تم پھر مجھے آنٹی کیوں کہہ رہی ہو وہاب اور ایان کی طرح مجھے مما بولو۔۔۔۔سمینہ بیگم کے کہنے پر وہ مسکرا دی۔

کیسا رہا تمہارا دن ؟؟؟؟؟وہاب اس وقت بیڈ پر بیٹھا لیپٹاپ پر کام کر رہا تھا جب اُسنے اپنے پاس بیٹھی انابیہ سے پوچھا جو کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اچھا رہا۔۔۔ مما نے مجھ سے کافی باتیں کی اور پورا گھر بھی دکھایا۔۔۔ پھر ہم نے تھوڑی سی واک بھی کی باہر گارڈن میں۔۔۔۔

انابیہ نے اُسے بتایا تو وہ مسکرا دیا۔۔۔۔

لگتا ہے کافی اٹیچ ہو گئی ہے مما تم سے۔۔۔۔۔وہاب کے پوچھنے پر وہ سر ہلا گئی جب کمرے پر دستک ہوئی تو اُسنے دروازہ کھول کر دیکھا باہر ایان ہاتھ میں پوپکارن پکڑے کھڑا تھا۔۔۔

تم فری ہو angel۔۔۔ موِوی دیکھے ہم ؟؟؟؟؟ایان نے اُسے دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

کونسی موِوی؟؟؟؟انابیہ نے سوالیہ نظروں سے پوچھا جب وہاب بھی اُن دونوں

کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

کوئی بھی جو تمہیں پسند ہو۔۔۔۔۔۔۔ایان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہارر مووی دیکھے۔۔۔۔انابیہ نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا تو ایان نے سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

آپ دیکھے گے مووی ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔انابیہ نے وہاب کو دیکھتے ہوئے

کہا۔۔۔۔۔

چھوڑو angel بھائی کو ہارر موویز سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔ایان نے ہنستے ہوئے کہا

تو انابیہ بھی ہلکا سا مسکرا دی جبکہ وہاب اُن دونوں کو آنکھیں چھوٹی کیے دیکھنے

لگا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم دونوں مجھ پر ہنس رہے ہو۔۔مجھے کسی سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُن

دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا تو دونوں نے فوراً سر نفی میں ہلا دیے۔۔۔۔

ہم تو نہیں ہنس رہے آپ کو دیکھنی ہے تو آجائے بھائی۔۔۔۔ایان کہتا انابیہ کے

ساتھ چل دیا جبکہ وہاب بھی اُنکے پیچھے اسٹڈی روم میں داخل ہوا جہاں ایک سائڈ پر

صوفے کے پاس زمین پر کچھ cushion رکھے ہوئے تھے اور پروجیکٹر سیٹ کیا ہوا تھا یہ کام ایان کے ہی تھے وہ اکثر یہاں موویز دیکھا کرتا تھا۔۔۔۔۔

وہ لائٹ آف کرتا انابیہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔ جبکہ وہاب نے فوراً اُسے دیکھا۔۔۔

لائٹ بند کرنی ضروری ہے کیا۔۔۔۔ وہاب کے کہنے پر انابیہ نے اُسے دیکھا۔۔۔

ہارر موویز کا مزا تو ایسے ہی آئے گا نہ۔۔۔۔ انابیہ کے کہنے پر وہ چپ کر گیا جبکہ اُسکا دل بہت بری طرح ڈر رہا تھا۔۔۔۔۔

انابیہ اور ایان بہت غور سے مووی دیکھ رہے تھے ساتھ ساتھ پوپکورن بھی کھا رہے تھے۔۔۔۔۔۔ جب ایک سین میں لڑکی کو اپنے پیچھے کوئی آواز محسوس ہوتی ہے وہ پیچھے دیکھتی ہے تو سامنے ہی کوئی ڈرونی شکل کا انسان کھڑا ہوتا ہے لیکن اس لڑکی کی چیخ سے زیادہ وہاب کی چیخ اسٹڈی روم میں گونجی جب ایان اور انابیہ نے پیچھے مڑ

کے دیکھا وہ صوفے پر بیٹھا بہت ڈرا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اُن دونوں کو دیکھتا زبردستی مسکرایا۔۔۔

ہاہاہاہا میں تو تم دونوں کو تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔وہاب کے کہنے پر انابیہ نے ایان کی طرف دیکھا اور دونوں کا زوردار قہقہہ بلند ہوا لیکن وہاب کی گھوری سے فوراً دونوں سیدھے ہوئے۔۔۔۔

پوری مووی میں ایان اور انابیہ کو ایکٹرز سے زیادہ وہاب کی چیخیں سننے کو ملی جو وہ مذاق میں ٹال دیتا تھا۔۔۔۔۔۔

بھائی اپنے سارا مزا خراب کر دیا ہمارا جب آپکو ڈر لگتا ہے تو کیوں دیکھی پھر مووی۔۔۔۔۔۔ایان نے وہاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے کہاڈر لگا میں تو انجوائے کر رہا تھا۔۔۔۔وہاب کے کہنے پر انابیہ نے اپنے ہونٹوں پر اتی مسکراہٹ کو دبایا۔۔۔جسے وہاب نے ضرور نوٹ کیا تھا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چلو اب کافی دیر ہو گئی ہے اپنے روم میں جاؤ تم۔۔۔۔۔۔وہاب نے ایان کو کہا تو اُسنے انابیہ کی طرف دیکھا جسکی انکھیوں میں شرارت صاف جھلک رہی تھی۔۔۔اُسنے آنکھوں سے ایان کو اشارہ کیا تو وہ سر ہلا گیا۔۔۔۔۔

بھائی آپکو کوئی آواز سنائی دے رہی ہے۔۔۔ایان نے کان پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیسی آواز؟؟؟؟وہاب نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جیسے کوئی کچھ گا رہا ہو۔۔angel تمہیں آ رہی ہے آواز۔۔۔۔۔ایان نے انابیہ سے پوچھا تو اُسنے بھی زور زور سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

وہ دیکھے بھائی وہاں کچھ ہے۔۔۔۔۔ایان نے بک ریکس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہاب نے ڈرتے ہوئے پہلے اس جگہ کو دیکھا اور پھر ایان کو۔۔۔۔

ایان مذاق مت کرو میں سیریس ہوں۔۔۔۔وہاب نے اُسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بھائی میں مذاق نہیں کر رہا وہ دیکھے وہ دیکھے وہاں ہے کوئی۔۔۔۔۔ایان نے ڈرتے ہوئے کہا تو وہاب نے آگے بڑھتے ہوئے اس جگہ کو دیکھا جبھی ایان نے وہاب کے کان کے پاس جھکتے ہوئے کوئی ڈرونی سے آواز نکالی۔۔۔۔

اہ۔اہ۔اہ۔۔۔۔وہاب آنکھیں بند کرتے چیختا ہوا پیچھے صوفے پر گر گیا۔۔۔۔۔۔پورا اسٹڈی روم اسکی چیخوں سے گھونج اٹھا۔۔۔۔جبکہ انابیہ اور ایان اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہسنے میں مصروف تھے۔۔۔۔۔۔وہاب نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہاں سامنے وہ دونوں کھڑے پاگلوں کی طرح ہنس رہے تھے۔۔۔۔

بھائی آپ مان کیوں نہیں جاتے آپکو چڑیلوں سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔۔ایان نے ہستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔جب وہاب اُسے دیکھنے میں

مصروف تھا جو آج دل کھولے مسکرا رہی تھی۔شاید وہ یہاں ایڈجسٹ ہو رہی تھی اب یا پھر ایان کے ساتھ وہ کافی comfortable رہتی تھی۔۔۔۔۔وہاب

اپنے ڈر کو چھپاتے ہوئے کھڑا ہوا اور اُنکی طرح ہسنے لگا۔۔۔۔۔۔

مجھے پتہ تھا تم لوگ مجھے بے وقوف بنا رہے ہوں۔۔اس لیے میں نے کہا چلو تھوڑی ایکٹنگ کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔وہاب کو بیشک جتنا مرضی ڈر لگ رہا ہو لیکن وہ وہاب ملک ہی کیا جو دوسروں کے سامنے کمزور پڑھ جائے۔۔۔۔۔۔اسکی بات پر ایان نے انابیہ کو دیکھا جو ابھی بھی دبی دبی آواز میں ہنس رہی تھی۔۔۔۔

بھائی آپ جانتے ہیں جب لومڑی کو انگور نہیں ملتے تو وہ کیا کہتی ہے۔۔۔۔۔ایان نے اسکے پاس اتے ہوئے کہا۔۔وہاب نے اُسے نہ سمجھی سے دیکھا۔۔۔۔

وہ کہتی ہے کہ انگور کھٹے ہے۔۔۔۔۔ایان نے اسکے پاس جھکتے ہوئے کہا اور فوراً باہر کو بھاگا۔۔۔۔جبکہ انابیہ اُسے دیکھتی ہنس رہی تھی۔۔۔۔۔وہاب کو جب بات سمجھ میں ائی تو غصے سے انابیہ کو دیکھا جو اسکے دیکھتے ہی فوراً باہر نکلی تھی۔۔۔

ایان دیکھ لو گا میں تمہیں۔۔۔۔۔۔وہاب کہتا اپنے کمرے میں آیا جہاں انابیہ کمبل سر تک تانے لیٹی تھی یہ شاید اندر ہنس رہی تھی۔۔۔۔وہاب چپ چاپ آکر بیڈ پر

لیٹ گیا۔۔جب انابیہ نے منہ باہر نکالا وہ سائڈ لیمپ آف کر رہا تھا۔۔۔

ویسے آپکو ڈر لگ رہا ہے تو آپ لائٹ آن کر کے سو سکتے ہیں۔مجھے کوئی پروبلم نہیں ہو گی۔۔۔۔انابیہ نے اُسے لائٹ آف کرتے دیکھ تنگ کرنے کے لئے کہا اور دوبارہ اپنا منہ کمبل میں گھسا لیا۔۔۔۔مجھے ڈر نہیں لگتا۔میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا لیکن کمبل کے اندر سے اسکی ہسنے

www.novelsclubb.com

کی آواز آئی تو وہاب بیچارہ اُسے دیکھتا پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔۔

وہاب کی نظر اُن دونوں پر ہی جمی تھی جو کانوں میں نہ جانے ایسے کونسے راز بتا رہے تھے اور انکی ہنسی رک ہی نہیں رہی تھی۔۔سب اس وقت کھانے کے ٹیبل پر

موجود تھے۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہے تم دونوں میں۔۔۔۔۔۔۔زاہد صاحب نے اُنھیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

پاپا وہ کل نہ ہم ایک لومڑی سے ملے تھے۔اوہ۔۔۔سوری شاید لومڑ تھا۔۔۔۔۔ایان نے ہستے ہوئے کہا۔۔۔جبکہ وہاب نے ٹیبل کے نیچے سے ایان کو زور سے ٹانگ ماری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا بولی جا رہے ہو تم ایان میری بات سنو۔۔آپ سب اج گھر جلدی واپس آجانا انابیہ کی میٹھا پکائی کی رسم رکھی ہے میں نے اج اور ساتھ ہی اریبہ لوگوں کو بھی انوایٹ کر لیا ہے۔۔۔۔۔۔۔اُنکی بات سنتے انابیہ کو ایک زبردست جھٹکا لگا۔۔۔وہ زور زور سے کھانسنے لگی۔۔۔۔۔

کیا ہوا angel۔۔۔۔۔ایان نے اُسے پانی دیتے ہوئے کہا جبکہ وہاب بھی فکر مند ہوا۔۔۔۔۔

انابیہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے ثمینہ بیگم کو دیکھا جو اُسے فکر مندی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن مما مجھے تو کچھ بھی بنانا نہیں اتا۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے معصوم سے منہ بنا کر کہا

جبکہ وہاب نے اسکی بات سن کر اپنی ہنسی دبائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے میں تمہاری مدد کروگی نہ

بیٹا۔۔۔۔۔سمینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔تو انابیہ کو تھوڑا حوصلہ ہوا

لیکن وہاب کی دبی دبی ہنسی وہ

www.novelsclubb.com

محسوس کر سکتی تھی۔۔۔کیا یہ مجھ پر ہنس رہے ہیں۔۔۔۔۔۔انابیہ نے سوچتے ہوئے اُسے دیکھا جو اب ثمینہ بیگم سے الوداعی کلمات کہتا باہر نکل گیا۔

سر آپسے مرزا انڈسٹری کے ceo مسٹر صائم مرزا ملنے ائے ہے۔۔۔ سیکرٹری نے فون پر سعد کو اطلاع دی۔۔۔

ٹھیک ہے آپ بھیج دے اُنھیں۔۔۔۔۔۔۔ سعد نے کہتے فون رکھ دیا۔۔

وہ چلتا ہوا اسکے ٹیبل کے سامنے آ کر رُکا۔۔۔۔۔۔

کیسے انا ہوا یہاں۔۔۔۔۔ سعد نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ تو وہ بھی اسکے سامنے کرسی کھینچتا بیٹھ گیا۔۔۔۔

میں تم سے کچھ پوچھنے آیا ہوں سعد۔۔۔۔۔۔۔۔ صائم نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا پوچھنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ سعد نے اس پر نظر جمائے پوچھا۔۔۔۔

انابیہ کہاں ہے؟؟۔۔۔۔۔۔ صائم نے اُسے پوچھا تو وہ ٹیبل پر اپنے ہاتھ رکھے آگے کو جھکا۔۔۔۔۔

تمہیں اس بات سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔سعد نے اُسے کہا تو وہ مسکرا دیا۔۔۔۔

سعد میں تم سے اس لیے پوچھنے آیا تھا کہ شاید تم مجھے بتا دو اور مجھے محنت نہ کرنی پڑے۔۔۔۔۔۔۔صائم کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔ نظریں آس پر جمی تھی۔۔۔۔۔۔

صائم میں تم سے کہہ رہا ہوں اسکا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔۔۔سعد نے کہا تو وہ ذرا آگے کو جھکا۔۔۔۔

انابیہ کہاں ہے سعد؟؟؟؟؟ صائم نے اس دفعہ سخت مزاج سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

میں تمہیں نہیں بتاؤ گا تم یہاں سے جا سکتے ہو۔۔۔۔۔۔۔سعد نے

اُسے باہر کی راہ دکھائی تو وہ ہستے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

تمہیں لگتا ہے اگر تم مجھے نہیں بتاؤ گے تو کیا میں اُسے نہیں ڈھونڈ سکتا۔۔۔ میں

اُسے ڈھونڈ لو گا سعد۔۔۔۔۔۔۔۔صائم کہتا باہر چل دیا جب وہاب سعد کے کیبن میں داخل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی ریلیٹو آیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔وہاب نے سعد کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

کوئی ضروری نہیں ہے تم بتاؤ خیریت تھی۔۔۔۔۔۔اسکے کہنے پر وہ اسکے ڈیل ڈسکس کرنے لگا جسکی وجہ سے وہ آیا تھا۔۔۔۔۔۔

جبکہ صائم نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے آصف کو کال کی جو پچھلے ہفتے ہی پاکستان آیا تھا۔۔۔۔۔

آصف مجھے انابیہ کے بارے میں ساری ڈیٹیلز چاہیے وہ کہاں ہے مجھے جلد سے جلد پتہ چلنا چاہیے۔۔۔۔۔۔صائم نے کہتے فون بند کر دیا اور گاڑی سٹارٹ کرتا وہاں سے نکل گیا۔

سب اس وقت tv لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔۔جب کھانے کے بعد انابیہ اب سب کو کھیر سرو کر رہی تھی۔جو اُسنے ثمینہ بیگم کی مدد سے بنائی تھی۔۔۔

یہ کھیر واقعی ہماری انابیہ نے بنائی ہے کیا؟؟؟؟سعد نے کھیر کا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں میں نے بس گائیڈ کیا ہے۔۔۔۔ثمینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارے واہ پھر تو یہ بہت جلد ہی کوکنگ ایکسپرٹ ہو جائے گی۔۔۔اریبہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسے ایکسپرٹ نہیں بنے گی جب اُسکا شوہر خود اتنا اچھا کک ہے۔۔۔۔سعد نے ہستے ہوئے کہا جبکہ انابیہ جو کچن سے

کھیر کی دوسری ٹرے لا رہی تھی چونک کر وہاب کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں angel بھائی بُہت اچھی کوکنگ کرتے ہیں۔اور ہر سنڈے کو ڈنر بھائی ہی بناتے ہیں۔۔پرسوں سنڈے ہے تم اپنی فیوریٹ ڈشز بتا دینا۔۔۔۔۔۔۔ایان کے کہنے پر سب مسکرا دیے۔۔۔۔

انابیہ وہاب کو کھیر سرو کرتی آگے بھرنے لگی جب وہاب نے اُسکا بازو پکڑتے اُسے روکا۔۔۔۔

یہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔وہاب نے اُسکا ہاتھ دیکھتے ہوئے کہا جہاں جلنے کا نشان تھا۔۔۔۔۔۔

یہ وہ کھیر بناتے ہوئے تھوڑا سا جل گیا تھا۔۔۔۔انابیہ نے نروس ہوتے ہوئے کہا۔۔وہ سبکے سامنے اسکے ہاتھ تھامے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ تھوڑا سا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے ٹرے لیتے سامنے ٹیبل پر رکھی۔۔۔اور انابیہ کو اپنے پاس بیٹھاتے ہوئے پاکیزہ کو فرسٹ ایڈ باکس لانے کا کہا۔۔۔۔۔

وہاب آپ زیادہ فکر مند ہو رہے ہیں یہ اتنی بڑی چوٹ نہیں ہے۔۔۔۔انابیہ نے

اُسے کہا جو اسکے ہاتھ پر مرہم لگا رہا تھا۔۔۔۔جب وہ مرہم لگا چکا تو سب کو دیکھتا فوراً انابیہ کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔سب ہستے ہوئے اُسے دیکھ رہے تھے۔۔۔انابیہ اُٹھتی کچن میں چلی گئی۔۔۔۔۔

جبکہ سعد وہاب کی فکر مندی دیکھ کر کافی مطمئن ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

یہ تمہارا انعام۔۔۔۔جبار صاحب نے اُسے کچھ نوٹ دیتے ہوئے کہا تو اُسنے منع کر دیا لیکن ثمینہ بیگم کے کہنے پر وہ چپ کر کے وہ نوٹ تھام گئی۔۔۔۔جبکہ سعد نے بھی اُسے انعام کے توڑ پر کچھ رقم دیے۔۔ایان اسکے لیے گولڈ کی رنگ لایا ہوا تھا جو اُسنے انابیہ کو انعام کے توڑ پر دی۔سب کو وہاب کے گفٹ کا

انتظار تھا لیکن شاید وہ لانا بھول گیا تھا۔سمینہ بیگم کو اس پر غصّہ تو بہت آیا مگر وہ سب کے سامنے اُسے کچھ کہہ نا سکی۔۔ثمینہ بیگم نے انابیہ کو سونے کے دو خوبصورت کنگن پہنائے جو اُسکا انعام تھے۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ سب الوداعی کلمات کے بعد اب جا چکے تھے۔۔۔۔

وہاب اپنے بیڈ پر بیٹھا موبائل استعمال کر رہا تھا جب اُسنے انابیہ کو دیکھا وہ سونے کی تیاری میں تھی۔۔۔۔۔

یہ تمہارے لیے۔۔۔۔وہاب نے اپنے پاس پڑا باکس اُسے دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

لیکن مما نے تو مجھے گفٹ دے دیا ہے۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا

اُسے منہ دکھائی والی بات یاد آئی اُسے یہی لگا کہ ثمینہ بیگم کے کہنے پر ہی وہ یہ لایا تھا۔۔۔۔۔

یہ میری طرف سے ہے تمھارا انعام کھیر اچھی بنی تھی۔۔۔۔۔وہاب نے کہتے باکس کھولا اس میں خوبصورت سی anklets تھی۔۔۔۔۔وہاب نے آگے کیا تو انابیہ نے باکس پکڑتے ہوئے دیکھا وہ واقعی بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔۔اس نے خوش ہوتے وہاب کو دیکھا۔۔۔۔

Thank you!!!

انابیہ نے وہاب سے کہا تو وہ سر ہلاتا سونے کے لیے لیٹ گیا۔۔۔ جبکہ انابیہ اج بُہت خوش تھی اُسنے فرسٹ ٹائم کوکنگ کی تھی۔وہ کافی ڈر بھی رہی تھی پر اتنی تعریف سن کے اُسے بُہت اچھا لگا تھا۔۔ لیکن کھیر میں ڈری فروٹس ڈالے ہوئے تھے جس وجہ سے وہ خود کھیر نہیں کھا سکی۔۔۔۔نہ ہی ابھی تک انابیہ نے ملک ہاؤس میں کسی کو اپنے استھما کا بتایا تھا۔اس

لیے وہ خود ہی احتیاط کر رہی تھی۔وہ باکس کو الماری میں رکھتی آکر سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔

تمہارا ہاتھ کیسا ہے اب۔۔۔۔۔اُسنے آنکھیں بند کی ہی تھی جب وہاب کی آواز ائی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔انابیہ نے لیٹے لیٹے جواب دیا۔۔۔وہاب کی دوبارہ آواز نہیں ائی تو وہ بھی خاموش ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

بھائی مجھے مت مارے پلز بھائی۔۔۔۔۔وہاب کو انابیہ کی آواز سنائی دی تو اُسنے اٹھتے ہوئے اُسے دیکھا وہ اپنے گلے پر ہاتھ رکھے کچھ بول رہی تھی شاید کوئی برا خواب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

انابیہ۔۔۔انابیہ۔۔۔۔وہاب نے اسکے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے آواز دی تو ڈر کے اٹھ بیٹھی۔۔۔اُسکا چہرہ پسینے سے شرابور تھا۔۔سانسیں بھی ہموار نہ تھی۔۔۔۔اُسنے لمبی لمبی سانس کھینچتے وہاب کو دیکھا جو فکر مندی سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا انابیہ تم اتنی ڈری ہوئی کیوں ہو؟؟؟؟وہاب کے پوچھنے پر اُسنے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

تمہیں سانس لینے میں کوئی پروبلم ہو رہی ہے کیا۔۔۔۔وہاب نے اسکی پھولتی ہوئی سانس دیکھ کر پوچھا آنکھوں میں فکرمندی صاف جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔۔

نہہ۔۔۔۔نہیں ممیں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ اُسے کہتی اٹھی اور الماری سے اپنا پمپ لیتی باہر چلی گئی۔۔۔۔جبکہ وہاب اسکے پیچھے لپکا۔۔۔۔۔۔

وہ نیچے آیا تو اس پر نظر پڑی جو پانی پی رہی تھی شاید پمپ استعمال کر چکی تھی اس لیے اسکی سانسیں بحال ہو

رہی تھی لیکن وہاب پمپ نہیں دیکھ پایا جو اُسنے کچن کاؤنٹر پر رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

انابیہ تم ٹھیک ہو؟؟؟؟وہاب کے پوچھنے پر اُسنے چونک کر اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

میں وہ پانی پینے ائی تھی۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا جو اس پر نظر جمائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

مگر نیچے انے کی کیا ضرورت تھی کمرے میں جگ پڑا تھا۔۔۔۔وہاب کے کہنے پر وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ذرا گھبرائی۔۔۔۔۔۔

مجھے پتہ نہیں تھا۔۔۔۔انابیہ کو یہی بہانہ سوجا۔۔۔۔۔۔وہاب اسکی ہچکچاہٹ محسوس کر سکتا تھا اُسے یہی لگا کہ انابیہ کسی برے خواب سے ڈر گئی ہے اور اسی لیے شاید نیچے آگئی تھی وہ مزید کوئی سوال کیے بنا سر ہلاتا واپس چلا گیا۔۔۔۔جبکہ انابیہ اس بات کا شکر کر رہی تھی کہ نہ ہی اُنھیں نے خواب کا پوچھا اور نہ ہی پمپ دیکھا وہ خوامخواہ وہاب کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

پاکیزہ آپا مما کہاں ہے؟؟؟؟انابیہ ثمینہ بیگم کو ڈھونڈتی کچن میں ائی تو وہاں پاکیزہ کو دیکھ وہ اُنسے پوچھنے لگی۔۔۔۔

انابیہ بی بی بیگم صاحبہ تو ظہر کی نماز ادا کر رہی ہے prayer room

میں۔۔۔۔۔پاکیزہ کے کہنے پر وہ سر ہلاتی prayer room کی جانب چل دی۔۔۔۔یہ ملک ہاؤس کا سب سے خوبصورت کمرا تھا جیسی مسجد کی طرح کا بنایا ہوا تھا ثمینہ بیگم اپنی نمازیں یہی ادا کرتی تھی۔۔۔۔انابیہ اپنے سلیپر زاُتارتی اندر داخل ہوئی تو ثمینہ بیگم دعا مانگ رہی تھی۔۔۔وہ اُنکے پاس جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔ثمینہ بیگم اپنی دعا سے فارغ

ہوئی تو اُسے وہاں دیکھ کر مسکرائی۔۔۔اور اُسے قریب لاتے اس پر پھونک مارنے لگی۔۔۔۔۔۔

انابیہ نے مُسکراتے ہوئے اُنھیں دیکھا۔۔۔۔آپ میرے لیے دعا کرے گی مما۔۔۔۔انابیہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بھلا ماں اپنی اولاد کے لیے دعا نہیں کرے گی تو کس کے لیے کرے گی میری تو سری دعائیں تم تینوں سے شروع ہو کر تم تینوں پر ختم ہو جاتی ہے۔۔۔۔سمینہ

www.novelsclubb.com

بیگم نے اسکے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

انابیہ بیٹا تم نماز نہیں پڑھتی۔۔۔۔۔ ثمینہ بیگم نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو اُسنے شرمندگی سے اپنی گردن جھکالی اور سر کو نفی میں ہلایا۔۔۔۔۔۔

بابا کے ڈانٹ سے بچنے کے لیے کبھی کبھار پڑھ لیتی تھی لیکن کبھی بھی قائم نہیں رہی میں۔۔۔۔۔۔انابیہ سر جھکائے بول رہی تھی۔۔۔۔

بیٹا اپنی نماز قائم کرو اٹھو اور جاکر وضو کرو پھر نماز ادا کرو میں کچن میں کھانا دیکھ لو۔۔۔۔۔وہ نرمی سے کہتی باہر چلی گئی۔۔۔۔ جبکہ انابیہ وضو کرنے کی نیّت سے باہر چلی گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد وہ اپنی نماز ادا کر کے جانماز پر یونہی انگلیوں سے گول دائرے بنا رہی تھی۔۔۔۔ پھر دعا کی صورت میں ہاتھ اٹھائے۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔ میں اپنی نمازیں قائم نہیں رکھ سکی۔۔۔۔۔ مجھے توفیق دے کہ میں ساری نمازیں پڑھ سکو۔۔۔۔اللہ تعالیٰ میرا دل بہت پریشان

ہے۔۔۔۔یہاں پر سب بہُت اچھے ہے۔۔۔لیکن میرا ماضی میرا پیچھا نہیں چھوڑ

رہا۔۔۔مجھے وہ

خواب بار بار آجاتا ہے اللہ تعالیٰ۔۔۔۔مجھے بابا کی بھی بہُت یاد آتی

ہے۔۔۔۔صائم۔۔۔۔۔۔۔اُسکا نام لیتے ہیں انابیہ کی آنکھ سے آنسو بہنے

لگے۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ آپ انکا خیال میرے دل سے نکال دے۔۔۔میں اپنے

شوہر کے ساتھ مخلص رہنا چاہتی ہوں۔۔۔اللہ تعالیٰ مجھے تو دعا مانگنے کا طریقہ بھی

نہیں آتا لیکن آپ تو دل میں چھپی ہر بات سے واقف ہے نہ مجھے سکون عطا کر

دے۔اللہ تعالیٰ مجھے سکون عطا کر دے۔۔۔۔۔۔اُسنے روتے ہوئے اپنے چہرے

پر دونوں ہاتھ پھیرے اور اپنے آنسو صاف کرتی خود کو نارمل کرنے لگی۔وہ اُن

سب کے سامنے مضبوط رہنا چاہتی تھی خوش رہنا چاہتی تھی۔

تم ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئے ایان۔۔۔۔وہاب نے اسکے کمرے میں داخل

ہوتے ہوئے کہا جو بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔

وہاب بھائی میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس اِئے میں اج آفس نہیں جا

رہا۔۔۔۔۔ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے جواب دیا چہرے پر دنیا جہاں کی بیزاری

سجی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے تمہیں بلکل ٹھنڈے تو ہو۔۔۔۔۔وہاب نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھتے

ہوئے کہا۔۔۔

تو آپکو کس نے کہا مجھے بخار ہے۔میرے تو پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔ایان نے

پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے ریسٹ کرو۔۔۔۔۔۔۔وہاب اُسے کہتا باہر چلا گیا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ایان نیچے آیا تو وہاب اور زاہد صاحب نکل چکے تھے۔۔۔۔۔

ایان آپ کی طبیعت کیسی ہے اب؟؟؟؟؟انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں تو بلکل ٹھیک ہوں angel۔۔۔۔بس Mr Hitller کو دھوکا

دیا تھا ورنہ وہ کبھی مجھے آف نہ لینے دیتے۔۔۔۔۔۔ایان نے صوفے پر بیٹھتے

ہوئے کہا۔۔توانابیہ نے حیران ہوتے اُسے دیکھا۔۔۔

یعنی آپ بلکل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔انابیہ کے پوچھنے پر ایان نے زور وشور سے اپنا سر

ہلا دیا۔۔۔جبکہ ثمینہ بیگم نے اسکے سر پر ایک تھپڑ رسید کیا۔۔۔۔۔۔

ایان اپنی حرکتیں ٹھیک کر لو تم۔۔۔۔۔۔ثمینہ بیگم نے اُسے آنکھیں دکھاتے

ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مما میں پچھلے پورے ایک مہینے سے کام کر رہا ہوں۔ایک دن کا آف لے لیا تو کیا

ہوا۔۔۔اج میں سارا دن angel کے ساتھ انجوائے کروگا۔۔۔ایان نے

مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا کیا کرو گے تم دونوں۔۔۔۔۔۔سمینہ بیگم کے پوچھنے پر انابیہ نے اپنے کندھے اچکا دیے جبکہ ایان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھی بھی سجی تھی۔۔۔۔

ہم کرکٹ کھیلے گے فوٹبال کھیلے گے اور جو angel کہے گی۔۔۔۔۔ایان نے انابیہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور اُسے باہر لے گیا جہاں وہ اپنے گارڈز کو اپنے ساتھ ملائیں کرکٹ کھیل رہے تھے۔۔۔۔۔۔تقریباً 4 بجے کا ٹائم تھا جب وہ اپنے روم میں ائی تھی۔۔۔۔ایان اُسے انے ہی نہیں دے رہا تھا لیکن وہ تھوڑا ٹائم لیتی ابھی اندر داخل ہوئی تھی جب اُسے مسلسل اپنے فون پر کال اتی سنائی دی۔۔۔۔۔اُسنے فون اٹھا کر دیکھا تو unknown نمبر تھا۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنے کندھے اچکا دیے۔۔۔

پتہ نہیں کس کی کال ہے۔۔۔۔انابیہ نے کال بند کرتے فون واپس رکھ دیا اور خود بیڈ پر بیٹھ گئی جب دوبارہ سے اُسکا فون بج اٹھا۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے دیکھا تو وہی unknown نمبر تھا۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔اُسنے فون اٹینڈ کرتے ہوئے کہا۔۔۔جبکہ دوسری جانب صائم اسکی آواز سن کر بلکل ساکن کھڑا تھا۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔انابیہ نے دوبارہ سے کہا تو صائم نے فوراً کال بند کر دی۔۔۔۔اہ۔۔۔یہ کیا بات ہوئی خود ہی کال کی پھر خود ہی بند کر دی۔۔۔۔شاید wrong کال ہو گی۔۔۔۔۔انابیہ خود سے کہہ رہی تھی جب ایان knock کرتا اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

کس سے باتیں کر رہی ہو angel۔۔۔ایان اسکے پاس بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں شاید کوئی wrong نمبر تھا۔۔۔۔۔انابیہ نے لاپروائی سے کہا۔۔۔۔۔چلو نہ اب فوٹبال کھیلتے ہے اٹھو۔۔۔۔ایان اُسے کہتا پھر باہر لے گیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں اب گارڈن میں فوٹبال کھیل رہے تھے۔۔۔انابیہ ایان کے ساتھ کافی

انجوائے کر رہی تھی۔وہ بُہت خوش بھی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔ایان شاید اُسکا دل

لگانے میں کامیاب ہو رہا تھا۔۔۔۔

واؤ یہ کس کی بائیکس ہے؟؟؟؟؟اج شاید گیراج کی صفائی ہو رہی تھی تبھی دروازہ

کھولا ہوا تھا۔۔۔۔انکا فوٹبال وہاں آیا تو انابیہ اور ایان اُسے لینے وہاں پہنچے لیکن

سامنے کھڑی نئے ماڈل کی بائکس کو دیکھتے ہوئے انابیہ نے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔۔۔

یہ میری اور وہ mr hittler کی۔۔۔اوہ میرا مطلب تمہارے شوہر

کی۔۔۔۔۔ایان نے ہستے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا میں یہ چلا سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے آنکھوں میں اشتیاق لیے

پوچھا۔۔۔۔۔

تمہیں بائک چلانی اتی ہے angel؟؟؟؟؟ایان نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا تو

اُسنے زور سے سے ہلا دیا۔آنکھوں میں خوشی

www.novelsclubb.com

کا ایک جہاں آباد ہو گیا ہو جیسے۔۔۔۔۔

مجھے سا۔۔۔۔۔۔انابیہ کہتے کہتے رکی اور خود کو جیسے سمبھالا۔۔۔۔مجھے سعد بھائی نے سکھائی تھی۔۔۔۔۔انابیہ نے بائک کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔چہرے پر سجی پہلے والی مسکراہٹ جیسے کم ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

تو چلو پھر ایک راؤنڈ ہو جائے۔۔۔۔۔ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا جو ہمیشہ شرارتوں کے لیے جیسے تیار رہتا تھا۔۔۔

لیکن وہاب غصہ کرے گے۔۔۔اُنکی بائک اُنکی پرمیشن کے بغیر میں نے چلائی تو۔۔۔۔۔انابیہ نے مایوس ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ بات تو سچ ہے وہ کسی کو اپنی بائک چلانے کی پرمیشن نہیں دیتے۔۔۔مجھے بھی نہیں۔۔۔لیکن اُنھیں بتائے گا کون۔۔۔ایان کے کہنے پر انابیہ نے نہ سمجھی سے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

اج ایک بزنس ڈنر ہے پاپا اور وہاب بھائی لیٹ ائے گے اور مما اپنے کمرے میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ریسٹ کر رہی ہے۔۔۔ہم جلدی واپس آجائے گے۔۔۔۔۔ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔انابیہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے۔۔۔کہ ایان بول پڑا۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں چلو جلدی سے چینج کرلو تم۔۔۔ہم ٹونگ کرتے ہیں۔۔۔۔ایان نے اُسے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس دی۔۔۔اوراوکے کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ بلیک جینز اور بلیک ٹی شرٹ کے اوپر سفید شرٹ پہنے نیچے اُتری تو وہ بھی سامنے کھڑا اُسکا انتظار کر رہا تھا اُسنے بھی بلیک جینز اور ٹی شرٹ کے اوپر سفید شرٹ پہن رکھی تھی۔۔جبکہ سفید شرٹ کے بٹنز بھی انابیہ کی طرح کھلے چھوڑے تھے۔۔۔اُسے دیکھ کر مسکرایا۔۔۔۔۔

ایان مما کو بتا دیتے ہیں۔۔۔۔انابیہ کے کہنے پر ایان نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔۔مما سو رہی ہے میں اُنکے پاس گیا تھا۔۔۔۔چلیں؟؟؟؟؟ایان کے پوچھنے پر انابیہ نے سر ہلا دیا اور دونوں گیراج میں چلے گئے جس کا دروازہ اب بند تھا۔۔۔ایان نے ملازم سے کہہ کر دروازہ کھلوایا۔۔۔۔

گارڈز کا کیا کرے گے۔۔۔۔انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا جو ہیلمیٹ پہن رہا تھا۔۔۔۔۔

اُنھیں بھی دیکھ لے گے۔۔۔ویسے مجھے تو ایسی فیلنگ آ رہی ہے جیسے ہم دھوم مووی میں کاسٹ کیے گئے ہے۔۔۔۔۔ایان نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ جو ہیلمیٹ پہنے اُسے دیکھ رہی تھی سے پیچھے پھینکے ہنسنے لگی۔۔۔۔۔ایان نے گارڈز کو ساتھ اتے دیکھ ہاتھ سے رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

سر وہاب سر نے سختی سے منع کیا ہے کے گھر سے کوئی بھی فرد اکیلا نہ جائے ہم اُنکے ساتھ ہوں۔۔۔۔۔ایان کے اشارے کو سمجھتے ہوئے گارڈ نے کہا۔۔۔تو ایان نے

ہیلمیٹ سے ائی شیلڈ ہٹاتے ہوئے اُسے دیکھا۔۔۔۔angel کا دل چاہ رہا تھا اس لیے بھائی نے ہمیں پر میشن دے دی ہے۔۔۔is that clear.....

ایان نے کہتے آئی شیلڈ دوبارہ گرایا اور بائک آگے بڑھا لے گیا اسکے ساتھ ہی انابیہ بھی اپنی بائک آگے لے گئی۔ جبکہ گارڈ بیچارہ اُن دونوں کو دیکھتا ہی رہ گیا۔

گھر میں اج اتنی خاموشی کیوں ہے لگتا ہے ایان کی طبیعت واقعی خراب ہے۔۔۔۔۔۔۔وہاب زاہد صاحب کے ساتھ اندر داخل ہوتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔وہ لوگ ڈنر اٹینڈ کر کے جلدی ہے گھر آ گئے تھے۔۔۔۔۔۔

میں بھی وہی سوچ رہا ہوں کہ ایان گھر پر ہو اور گھر میں خاموشی ہو نہ ممکن سی بات

ہے۔۔۔۔۔۔زاہد صاحب نے ہستے ہوئے کہا تو ثمینہ بیگم بھی اُنکے پاس

آگئی۔۔۔۔۔

بچے کہاں ہے ثمینہ۔۔۔۔۔زاہد صاحب کے پوچھنے پر انہوں نے یہاں وہاں

دیکھا۔۔۔۔

پتہ نہیں وہ تو باہر شاید فوٹبال کھیل رہے تھے دونوں۔میں پھر ریسٹ کرنے اپنے

کمرے میں چلی گئی تو میری آنکھ لگ گئی۔۔۔شاید اپنے کمرے میں

ہو گے۔۔۔۔ سمینہ بیگم نے کہتے پاکیزہ کو آواز دی۔۔۔۔۔

پاکیزہ جاؤ انابیہ اور ایان کو بلا کر لاؤ۔۔۔۔۔پاکیزہ جو کچن میں مصروف تھی اسکے

فرشتوں کو بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ دونوں کہاں ہے۔۔۔۔۔پاکیزہ سر ہلا کر جانے ہی

لگی تھی جب وہاب نے اُسے آواز دیتے روک لیا۔۔۔۔۔۔۔رہنے دے پاکیزہ آپا میں

خود دیکھتا ہوں۔۔۔۔وہ کہتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔۔

اُسے جیسے آفس سے گھر آتے ہی انابیہ کو دیکھنے کی عادت ہو گئی تھی۔۔۔وہ اسکے

ساتھ نارمل رویہ رکھے ہوئے تھا۔۔۔یہ شاید انابیہ کے لیے اسکی فیلنگز بدل رہی تھی۔۔۔لیکن وہ اس بات سے خود انجان بنا گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔۔

انابیہ۔۔۔۔وہ کمرے میں اتا اُسے آواز دینے لگا لیکن وہ کمرے میں بھی موجود نہیں تھی۔۔۔اُسنے باہر جانے کے لیے قدم بڑھائے ہی تھے کہ اُسے موبائل فون کی رنگ سنائی دی۔۔۔اُسکا موبائل تو نیچے ہی ٹیبل پر پڑا تھا اُسنے سوچتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھا تو سامنے سائڈ ٹیبل پر انابیہ کا فون پڑا بج رہا تھا۔۔۔۔۔اُسنے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا تو unknown نمبر تھا۔۔۔

یہ تو انابیہ کا فون ہے۔۔۔اُسنے کچھ سوچتے ہوئے کال اٹینڈ

کی۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔صائم کے ماتھے پر کسی مرد کی آواز سنتے بل پڑے۔۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔کیا سلمان صاحب سے بات ہو سکتی ہے؟؟؟۔۔۔۔۔۔صائم نے اپنی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آواز بھاری کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپکو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے یہ Mrs Wahab Malik کا نمبر ہے۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے wrong نمبر سمجھ کر اطلاع دی۔۔تو صائم نے شائستگی سے معذرت کرتے ہوئے فون بند کر دیا۔۔۔۔

انابیہ کا فون تو یہی ہے شائد ایان کے کمرے میں ہو گی۔۔۔۔۔وہاب کہتا ایان کے کمرے میں چل دیا لیکن وہاں پر بھی اُن دونوں میں سے کوئی نہیں تھا۔۔۔وہ پریشان ہوتا نیچے چل دیا۔

www.novelsclubb.com

صائم کے چہرے پر اس وقت غصّہ جھلک رہا تھا۔۔۔۔یہ انابیہ کا نمبر ہے۔۔۔وہ کون تھا اور Mrs Wahab اس بات سے کیا مطلب تھا اُسکا۔۔۔۔۔۔صائم

غصے میں یہاں وہاں چکر لگا رہا تھا۔جب دانین چلتی اسکے پاس ائی۔۔۔۔

کیا بات ہے صائم آپ پریشان لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔اُسنے فکر مند ہوتے ہوئے صائم سے پوچھا۔۔۔۔

کچھ نہیں وہ آفس کا مسئلہ ہے تم بتاؤ ماما کیا کر رہی ہے۔۔۔۔صائم نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آپکا کھانے پرویٹ کر رہی ہے وہ۔۔۔۔۔دانین کے کہنے پر وہ سر ہلاتا اندر چل دیا جبکہ ذہن میں بہت سے سوال گردش کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

مماوہ دونوں اپنے کمرے میں نہیں ہے۔۔۔۔۔وہاب نے صوفے پر

بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔چہرے پر الجھن صاف واضح تھی۔۔۔وہ انابیہ کو دیکھنا چاہتا تھا لیکن وہ تھی کہ نجانے کہاں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

باہر ہو گے دونوں پاکیزہ دیکھو۔۔۔۔۔۔سمینہ بیگم کے کہنے پر وہ سر ہلاتی چلی گئی۔۔۔۔۔۔جبکہ وہاب ایان کو کال کرنے لگا۔۔۔۔

بیگم صاحبہ وہ باہر کہیں نہیں ہے۔۔۔۔۔۔پاکیزہ کے کہنے پر وہاب نے پریشانی سے زاہد صاحب کو دیکھا۔۔۔۔

ایان فون بھی نہیں اٹھا رہا۔انابیہ کا فون کمرے میں ہے۔۔۔ایان کی گاڑی اور گارڈز دونوں باہر ہے مطلب کہیں باہر بھی نہیں گئے۔۔۔۔۔۔وہاب کہتا کہتا رکا۔۔۔۔پھر ایک دم پاکیزہ کو گارڈز بلانے کا کہا۔۔۔۔۔۔

جی سر۔۔۔۔۔۔۔کچھ دیر بعد گارڈز وہاب کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔۔۔

ایان کہاں گیا ہے۔۔۔۔۔۔وہاب کے پوچھنے پر اُسنے چونک کر وہاب کو دیکھا۔۔۔۔۔

سر ایان سر نے کہا تھا اپنے اُنھیں اور انابیہ میم کو اجازت دی ہے اس لیے وہ دونوں اکیلے بائیکس پر چلے گئے۔۔۔۔۔وہ سر جھکائے کہہ رہا تھا۔۔ گویا اس اب اندازہ ہوا تھا کہ ایان نے اُسے جھوٹ بولا تھا۔۔۔ جبکہ وہاب نے اپنی آنکھیں زور سے بند کرتے ہوئے دوبارہ کھولیں تو وہ غصے سے بھری ہوئی تھی۔۔۔۔۔

تم اچھے سے جانتے ہو کہ ایان کی عادت کیسی ہے پھر بھی تم نے اس کی بات پر یقین کر لیا اور انابیہ۔۔۔۔۔۔باہر کے حالات سے تم سب واقف ہو۔۔۔۔اگر اج کچھ ہو جاتا ہے تو اُسکا جواب دے کون ہو گا۔۔۔۔۔۔۔وہاب اتنی زور سے دھارا کے گارڈز کانپ گئے جبکہ زاہد صاحب آگے بڑھے۔۔۔۔

وہاب بیٹا وہ بچے تو نہیں ہے آجائے گے۔۔۔۔۔۔۔زاہد صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پاپا آپ جانتے ہیں میرے کتنے rivals ہے۔۔۔وہ بس موقع ڈھونڈ رہے ہوتے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہیں۔۔۔ایان تو ہے ہی صدا کا بیو قوف اپنے ساتھ ساتھ انابیہ کو بھی لے گیا وہ بھی بغیر کسی گارڈ کے۔۔۔۔۔۔وہاب کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔ڈھونڈو اُن دونوں کو۔۔۔۔وہاب کے کہنے پر وہ سر ہلاتے فوراً وہاں سے بھاگے تھے۔۔۔۔یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا تھا اُن گارڈز کو پہلے بھی ایان کی شرارتوں کی وجہ سے اکثر وہاب سے دانت پڑتی رہتی تھی۔۔۔۔جو اُن گارڈز کو با آسانی بیو قوف بنا دیتا تھا۔۔۔۔۔

ایک تو یہ لڑکا کبھی نہیں سدھرے گا۔۔۔اپنا فون بھی نہیں اٹھا رہا ہے۔۔۔۔۔۔وہاب غصے سے چکر کاٹنے لگا۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں کافی دیر سے سڑکوں پر بائک رائڈ کر رہے تھے۔۔۔۔ کبھی ایان آگے نکل جاتا تو کبھی انابیہ۔۔۔۔۔۔ایان نے آگے نکلتے ہوئے ایک گو لگپے کے اسٹال پر بائک روکی تو انابیہ بھی اسکے پاس اتی بائک روک گئ۔۔۔۔ سر پر پہنا ہیلمیٹ اتارا تو اسکے سیاہ بال کمر پر پھیل گئے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

واؤ angel تمہیں صرف تھوڑی سی پریکٹس کی ضرورت ہے تم تو چیمپیئن بن سکتی ہو۔۔۔۔۔۔ایان نے اسکے پاس اتے ہوئے اپنے ہاتھ کی بند مٹھی انابیہ کی مٹھی سے ٹکرا دی۔۔۔۔۔۔۔

میں آپکو بتا نہیں سکتی مجھے کتنا مزا آیا ایان۔۔۔۔۔۔انابیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

لیکن کافی ٹائم ہو گیا ہے ہم یہاں کیوں رکے ہے۔۔۔۔۔۔انابیہ نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تو ایان نے اسٹال کی طرف اشارہ

کر دیا۔۔۔۔

گول گپے۔۔۔۔۔۔انابیہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور ایان کے ساتھ آگے چل دی۔۔۔۔۔۔

چیلنج کرے فل اسپائسی۔۔۔۔۔۔ایان کے کہنے پر اُسنے سر ہلا دیا جبکہ ایان کا موبائل مسلسل بجی جا رہا تھا جو اُسنے سائلینٹ پر رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔اب وہ دونوں چیئر پر بیٹھے گول گپے کھا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔یہ بُہت زیادہ اسپائسی ہے ایان۔۔۔۔۔انابیہ نے پانی پیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔تم ہار جاؤ گی angel۔۔۔۔ایان کے کہنے پر وہ دوبارہ کہنے میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

یاہو!!!! میں جیت گئی۔۔۔۔۔انابیہ نے خوش ہوتے ہوئے چھلانگ لگائی تو ایان اُسے دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔۔۔۔۔

بس دو گول گپوں سے ہارا ہو میں۔۔۔۔۔ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا تو انابیہ نے اُسے دیکھ کر زبان چڑھائی۔۔۔۔انابیہ کی اس ہر حرکت پر ایان نے اُسے آنکھیں

دکھائی گویا فرضی ناراضگی دکھا رہا تھا۔۔۔ لیکن انابیہ یونہی ہستی رہی تو وہ آگے بڑھ کر پیسے دینے لگا۔۔۔۔۔۔انابیہ کو اپنی سانس اچانک بند ہوتی محسوس ہوئی شاید پھر سے استھما اٹیک ہوا تھا وہ سینے پر ہاتھ رکھتی وہی چیئر پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ زور زور سے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی جب ایان اسکے پاس آیا۔۔۔

کیا ہوا ہے تمہیں angel۔۔۔۔۔angel۔۔۔۔۔۔ایان پریشان ہوتا اسکے گال تھپتھپانے لگا۔۔۔ جبکہ انابیہ نے اپنی ٹانگ پر بندھے بیگ میں سے پمپ نکالا اور اُسے استعمال کیا۔۔۔ایان اسکی کارروائی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔کچھ پل بعد وہ نارمل ہوتی ایان کو دیکھ کر مسکرائی۔۔۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ پریشان نہ ہو۔۔۔۔۔۔انابیہ کے کہنے پر اُسے

اطمینان ہوا۔۔۔۔۔

تمہیں استھما ہے اور تم نے ہم میں سے کسی کو نہیں بتایا angel۔۔یہ کتنا رسکی

بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔ایان اب اُسے سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

پلز ایان اب آپ گھر جا کر سب کو بتا مت دینا میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔انابیہ نے منہ بناتے ہوئی اُسے کہا۔۔۔۔

میں تو بتاؤ گا کل کو کچھ سیریس بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ایان نے اسکی بات پر صاف انکار کیا۔۔۔۔۔۔۔

پلز پلز۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اسکے سامنے اپنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا نہیں بتاؤ گا ایسے تو مت کرو angel۔۔۔۔۔۔۔ایان نے اسکے ہاتھوں کو الگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

آپ پکا نہیں بتائے گے نہ۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے دوبارہ پوچھا تو ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا اور اپنا فون نکالا لیکن فون پر وہاب کی اتنی مسڈ کالز دیکھ کر اسکے چودا تبک روشن ہوئے۔۔۔۔۔

بھائی کی اتنی ساری کالز۔۔۔۔angel بہت ٹائم ہو گیا ہے بھائی اب تک آ گئے ہو

ہے اب تو ہم گئے۔۔۔۔۔۔۔ایان کہتا فوراً اپنی بائک کی طرف لپکا۔۔اسکے پیچھے انابیہ بھی ہیلمیٹ پہنتے بائک سنبھال گئی۔۔۔۔۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد وہ گھر پہنچے تو گارڈز نے اُن کو دیکھ کر سکون کا سانس لیا وہ بیچارے بھی اس پاس اُن دونوں کو ڈھونڈتے ابھی ابھی ہی ائے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ایان سر وہاب سر آپکو کب سے ڈھونڈ رہے ہیں وہ بُہت غصے میں بھی ہے۔۔۔۔ایک ملازم نے اُنکے پاس اتے ہوئے کہا تو دونوں کے ڈر میں مزید اضافہ ہوا۔۔۔۔۔۔وہ قدم قدم چلتے اندر ائے تو

www.novelsclubb.com

وہاب اُنھیں یہاں وہاں tv لاؤنج میں چکر کاٹتا نظر آیا۔۔۔۔۔۔۔زاہد صاحب اور ثمینہ بیگم بھی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔

وہاب نے اُن دونوں کو دیکھا تو جیسے اندر تک سکون اُتر گیا لیکن اگلے ہی لمحے غصے میں آگے بڑھا۔۔۔۔۔

ایان تمہیں اپنی بیوقوفی کا تھوڑا سا بھی اندازہ ہے۔۔۔جب میں نے ہزار دفعہ کہا ہے کہ گارڈز کے بغیر کوئی گھر سے نہیں نکلے گا پھر تم کیوں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے غصے میں کہا جبکہ اُسکا لہجہ اتنا سرد تھا کہ انابیہ ڈرتی ایان کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔۔۔۔ایان چپ رہا وہ جانتا تھا کہ وہاب کو غصّہ کم ہی آتا تھا لیکن جب آتا تھا تو پھر اسکے سامنے بولنے کی ہمت ایان بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔۔۔۔وہاب نے جب نوٹ کیا کہ انابیہ ڈر رہی ہے تو فوراً اپنے آپ کو کنٹرول کرتا دو تین سانسیں ہوا کے سپرد کرنے لگا گویا خود کو پر سکون کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوری بھائی۔۔۔۔۔۔ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا انابیہ ابھی بھی اسکے پیچھے ہی کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

ایان میں پریشان ہو جاتا ہوں تم جانتے ہو کہ میں تم سب کی طرف سے لاپرواہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔وہاب اب کی دفعہ بولا تو لہجے میں فکرمندی تھی ایان اسکے گلے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لگ گیا۔۔۔۔

بھائی ہم دونوں ٹھیک ہے فکر مند نہ ہو آپ۔۔۔۔۔ایان نے اسکے گلے لگے کہا جبکہ وہاب نے بھی اسکے گرد اپنے بازو پھیلائے۔۔۔اتنی دیر سے اسکے ذہن میں نہ جانے کیا کیا الٹے خیال آرہے تھی۔لیکن دونوں کو صحیح سلامت دیکھ کر وہ اللہ کا جتنا شکر کر رہا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے تو پیٹ میں درد تھی نہ۔۔۔۔وہاب نے اُسے الگ ہوتے ہوئے اُسے آنکھیں چھوٹی کرتے پوچھا۔۔۔جس پر ایان پیٹ پر ہاتھ رکھتا درد سے چلانے لگا۔۔۔۔

اہ۔۔اہ۔۔۔مما میں اپنے روم میں جا رہا ہوں۔بہُت درد ہو رہی ہے۔۔۔۔وہ وہاب کو آنکھ مارتا کمرے میں چل دیا۔۔۔۔جبکہ زاہد صاحب اور ثمینہ بیگم مسکرا دیے۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بُہت ڈرامے باز ہے یہ لڑکا مما۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے ہستے ہوئے کہا اور انابیہ کے پاس آیا۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تم نے میری بچی کو ڈرادیا ہے وہاب۔۔۔۔ثمینہ بیگم نے انابیہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔جو ڈری سہمی کھڑی تھی۔۔۔۔

لیکن میں نے تو ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے مما۔۔۔میں فریش ہو کراتی ہوں۔۔۔انابیہ کہتی کمرے میں چل دی۔۔۔۔

اتنا بھی غصہ کرنے والی بات نہیں تھی مجھے اتنا ڈرادیا۔۔۔ایان اُنھیں ٹھیک ہی کہتے ہیں mr hittler۔اتنے غصے سے دانٹ رہے تھے۔۔ایسا لگ رہا تھا آنکھوں سے ہی کچا چبا جائے گے ہم دونوں کو۔۔۔۔۔۔۔انابیہ الماری سے کپڑے نکالتی بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اہ۔۔۔انابیہ الماری بند کرتی پیچھے کو مڑی جب وہاب اسکے سامنے کھڑا ہنس رہا تھا۔۔۔شاید اُسنے انابیہ کی باتیں سن لی تھی۔۔۔انابیہ اُسے ignore کرتی اگے بڑھنے لگی جب وہاب نے اسکی کلائی پکڑ کر اُسے اپنے پاس کیا۔۔۔

آئی ایم سوری۔۔میرا مقصد تمہیں ڈرانا نہیں تھا۔۔۔میں پریشان تھا بُہت۔ میرے بُہت بزنس rivals ہے انابیہ۔۔۔میں

اُنھیں کوئی موقع نہیں دینا چاہتا کہ وہ میری فیملی میں سے کسی کو بھی نقصان پہنچائے۔۔۔۔وہاب اُسے دیکھتے ہوئے شائستگی سے کہہ رہا تھا۔انابیہ کی کلائی ابھی تک پکڑی ہوئی تھی۔۔۔

سوری۔۔۔انابیہ نے سر جھکائے کہا۔۔۔۔

وہ کیوں۔۔۔وہ اب اسکی کلائی چھوڑے الماری سے ٹیک لگائے کھڑا تھا آنکھیں ابھی تک اس پر جمی تھی۔۔۔۔۔۔

میں نے آپکی بائک رائڈ کی ہے آپکی اجازت کے بغیر۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے ڈرتے ہوئے کہا گویا وہ پھر سے غصے میں نہ آجائے۔۔۔۔۔۔

وہاب اسکی بات پر ہنس دیا۔۔۔۔۔۔۔

Its okay۔۔۔۔۔

تم فریش ہو جاؤ پھر ڈنر کے لیے باہر چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔وہاب کے کہنے پر اُسنے سر اٹھایا۔۔۔۔۔

ابھی۔۔۔۔۔۔وہاب نے اسکے سوال پر سر ہلا دیا۔۔۔۔میں نیچے ویٹ کر رہا ہوں تمہارا۔۔۔۔۔۔۔وہاب کہتے نیچے چلا گیا تو وہ فریش ہونے چلی گئی۔

مما ہم دونوں ڈنر کے لیے باہر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔وہاب نے اُنکے پاس بیٹھتے

ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے تمہیں انابیہ کو لے کر جانا چاہیے بیٹا۔۔۔۔۔۔ سمینہ بیگم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ویسے بھائی آپکو کوئی issue نہیں ہوا کہ angel نے آپکی بائک چلائی ہے۔۔۔۔۔۔ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جب اُسے بائک ہینڈل کرنی اتی ہے تو مجھے کیا issue ہو گا۔۔۔۔۔۔وہاب نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔جبکہ ایان نے

www.novelsclubb.com

ہونٹوں کو او کی صورت میں بنا کر آواز نکالی۔۔۔۔۔۔۔

بھائی بائک ہینڈل کرنی مجھے بھی اتی ہے لیکن مجھے تو اپنے کبھی نہیں چلانے دی۔۔۔۔۔ایان کے کہنے پر ثمینہ بیگم کے ساتھ ساتھ زاہد صاحب بھی ہنس دیے۔۔۔۔جبکہ وہاب نے اس کی بات کا کوئی اثر نہیں لیا۔۔۔۔۔۔انابیہ نے سفید

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رنگ کی قمیض کے ساتھ کیپری پھن رکھی تھی۔۔۔بالوں کا جوڑا بنائیں وہ اُنکے پاس آگئی۔۔۔۔۔

جاؤبیٹا اللہ کے ایمان۔۔۔۔سمینہ بیگم نے اُنھیں مسکراتے ہوئے دعا دی تو وہ باہر نکل گئے۔

ویٹر کو آرڈر دیتا وہاب اب انابیہ کی جانب متوجہ ہوا جو اسکے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

تو پھر کیسا رہا تمہارا دن ایان کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو بس انابیہ شروع ہو چکی تھی۔۔۔اج کی ساری روداد سنا کر اُسنے وہاب کو دیکھا وہ ہستے ہوئے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

تھک تو نہیں گئی تم اتنا بول کر۔۔۔۔۔وہاب کے پوچھنے پر انابیہ کے ذہن میں صائم کا چہرہ لہرایا وہی تو تھا جسے وہ اتنی باتیں کرتی تھی۔۔۔پھر اپنے ذہن کو جھٹکتی سامنے دیکھا وہاں اب صائم نہیں وہاب تھا۔۔۔اور انابیہ کو اسکے ساتھ وفادار ہونا تھا۔۔۔۔۔

میں تو نہیں تھکتی بس مجھے سنے والے جلدی تھک جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے کہتے اپنا کھانا شروع کیا جو ویٹر ابھی سرو کر کے گیا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن میں تو نہیں تھکا تم جتنی چاہے باتیں کر سکتی ہو۔۔۔۔وہاب نے چاولوں کا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے اُسے دیکھ کر

www.novelsclubb.com

کہا۔۔تو انابیہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔۔

نہیں فلحال میرے پاس اتنی ہی باتیں تھی۔۔۔ایان کے ساتھ تو دن بُہت اچھا گزر جاتا ہے۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اج کا دن یاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بلکل اس میں تو کوئی شک نہیں ہے۔۔۔۔۔ ویسے تمہیں ہیوی بائیکس پسند ہے۔۔۔۔۔وہاب کے پوچھنے پر انابیہ نے جوش سے اپنا پورا سر ہلا دیا۔۔۔۔

انٹریسٹنگ۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کھانا کھا کر اب وہ بل پے کر رہا تھا جب ویٹر سے گلاس اٹھاتے غلطی سے وہاب پر وہ گلاس گر گیا۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔سوری سر۔۔۔سوری۔۔۔۔ویٹر نے وہاب کی شرٹ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میں صاف کر لیتا ہوں۔۔۔۔وہ انابیہ کو کہتا ریسٹروم چل دیا۔۔۔۔۔۔

مس انابیہ۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنے نام کی آواز پر پیچھے دیکھا تو آصف چہرے پر مکرو مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا۔۔۔انابیہ اُسے دیکھتی ڈر کر اٹھی۔۔۔اُسکا چہرہ زرد پڑنے لگا۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیسی ہے آپ؟؟؟؟؟آصف کے کہنے پر وہ فوراً وہاں سے اٹھی اور باہر کی جانب لپکی۔جبکہ آصف نے ہنستے ہوئے صائم کو میسج ٹائپ کیا اُسکا اتنا ہی کام تھا بس۔۔۔۔۔

وہاب۔۔۔وہاب۔۔۔۔۔۔انابیہ باہر اتی اُسے آوازیں دینے لگی آنکھیں آنسوں سے بھر چکی تھی۔وہ اسکی موجودگی میں خود کو کتنا محفوظ تصوّر کر رہی تھی۔لیکن اب جب وہ نظر نہیں آ رہا تھا تو اُسکا دل گھبرانے لگا۔۔۔گارڈز جو گاڑی کے پاس کھڑے تھے انابیہ کو دیکھتے اسکے پاس ائے۔۔۔وہاب ریسٹروم سے آیا

www.novelsclubb.com

تو وہاں انابیہ کو نا پا کر یہاں وہاں نظر گھمائی۔۔۔۔۔پھر باہر کی جانب لپکا۔۔۔۔

انابیہ گاڑی کے پاس کھڑی تھی گارڈز اسکے پاس ہی تھے۔۔۔۔۔

انابیہ۔۔۔۔وہاب کے بلانے پر وہ اسکی جانب پلٹی وہ اب اسکے پاس آ چکا تھا۔۔۔۔۔

آپ کہاں چلے گئے تھے۔۔۔۔۔اُسنے روتے ہوئے وہاب کے سینے سے لگتے

ہوئے پوچھا تو وہاب پریشان ہوا۔۔۔۔۔

انابیہ کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے سیدھا کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔ سر میم کچھ بتا نہیں رہی ہے۔۔۔۔۔۔پاس کھڑے گارڈز نے اُسے کہا تو وہ مزید پریشان ہوا۔۔۔۔۔

انابیہ کسی نے کچھ کہا ہے کیا تمہیں۔۔۔۔۔۔وہاب نے اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں آپ کو آوازیں دے رہی تھی آپ نظر نہیں ائے تو میں ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔آنسوابھی بھی جاری تھے۔۔۔۔

میں یہی ہوں بیہ تمہارے پاس ریلیکس۔۔۔۔۔۔وہاب نے اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔وہاب نے بے اختیار اُسے بیہ کہا۔۔۔توانابیہ نے اپنا سر ہلا دیا۔۔۔وہ اب خود کو نارمل کر رہی تھی۔۔۔وہاب نے اُسے گاڑی میں بٹھاتا خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔اسکے گاڑی آگے بڑھاتے ہی گارڈز بھی اپنی

گاڑی میں سوار اسکے پیچھے ہو لئے۔

وہ اسٹڈی روم میں بیٹھا اپنے لیپٹاپ پر مصروف تھا جب اُسے آصف کا میسج موصول ہوا۔۔۔۔۔۔

سر میں نے آپکو تصویریں بھیج دی ہے۔۔۔۔ مس انابیہ۔۔ وہاب

www.novelsclubb.com

ملک کے ساتھ ریسٹورانٹ میں ائی تھی۔۔۔ایک ماہ پہلے ہی اُنکی شادی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔صائم نے میسج پڑھتے فوراً تصویریں دیکھی۔۔۔ایک تصویر میں وہ دونوں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔۔اور ایک تصویر میں انابیہ وہاب کے گلے لگی ہوئی تھی یہ آصف نے تھوڑی دیر پہلے ہی تصویریں لیے تھی کیوں کہ یہ ریسٹورانٹ کی

تصویریں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔صائم کی آنکھیں لال انگارا ہو گئی۔۔۔۔ٹیبل پر پڑی تمام چیزوں کو زمین بوس کرتا وہ چیخا تھا۔۔۔۔۔۔

تم کسی اور سے کیسے شادی کر سکتی ہو۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔۔اُسنے پاس پڑا لیمپ کو زور سے ٹانگ ماری تو وہ بھی نیچے گرتا ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر وہ زور زور سے ہسنے لگا۔۔۔وہ پاگلوں کی طرح ہستے ہوئے تصویروں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

میں دیکھتا ہوں انابیہ تم کب تک خوش رہتی ہو اپنے شوہر کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔تم صرف میری تھی اور میری ہی رہو گی۔۔۔اُسنے غصے میں کہتے فون بھی سامنے دیوار پر دے مارا۔

جاری ہے

www.novelsclubb.com